Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلیّ علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

شمارہ 36

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 200 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پونڈ یا 40 ڈالر

امریکن۔ بذریعہ

بحری ڈاک

10 پونڈ

17 جمادی الثانی 1422 ہجری 6 تبوک 1380 ہش 6 ستمبر 2001ء

اخبار احمدیہ

ہالینڈ 1 ستمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور نے مسجد ہالینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے

اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کیلئے خاص کر کے بغرض اعلاء کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں موکد طور پر بیان کر چکا تھا پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا۔ کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کیلئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کیلئے آیا جس کے حق میں ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً تو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اُترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کیلئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا "دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا" یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے۔ اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جاوے گی اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائیگا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جاں فشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کیلئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے رو براہ کرنیکے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کیلئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دُنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کیلئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔

(فتح اسلام صفحہ ۱۱-۵)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الــه الا الله محمــــــد رســـول الله
ہفت روزہ بدر قادیان | اداریــــــــہ | 6 ستمبر 2001ء

فتح وظفر کے نظارے

جرمنی میں جماعت احمدیہ جرمنی کا 26واں جلسہ سالانہ اس سال عظیم شان کے ساتھ منعقد ہوا جب سے حضور انور ربوہ سے لندن تشریف لے گئے ہیں جرمنی کے جلسہ سالانہ میں بھی بالعموم شرکت فرماتے رہے ہیں لیکن امسال چونکہ بعض وجوہ کی بنا پر برطانیہ میں انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوسکا تھا لہٰذا اس بار سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جرمنی میں انٹرنیشنل جلسہ سالانہ 26.25.24 اگست کو منعقد ہوا جس کی تفصیلی رپورٹ آپ بدر کے گذشتہ شمارہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا یورپ کے کسی ملک میں یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں نصف لاکھ کے قریب حاضرین اکٹھا ہوئے تھے اور یورپ کے ممالک کے اعتبار سے یہ حاضری جماعت احمدیہ تو کیا دیگر مسلم فرقوں کے اعتبار سے ایک بہت بڑی حاضری تھی ہماری گردنیں اللہ کے اس احسان پر خم ہیں کہ اس نے آج سے صرف سولہ سال قبل حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نہایت کس مپرسی کی حالت میں باوجود دشمن کے پے درپے حملوں کے بحفاظت ہجرت کی توفیق بخشی جس وقت حضور انور لنڈن تشریف لے گئے تھے برطانیہ سمیت تمام یورپ میں جماعت احمدیہ کی حالت نہایت کمزور تھی نوجوانوں کی تربیت اور انہیں احمدیت کے اعلیٰ تقاضوں اور عمدہ معیار پر ڈھالنا ایک نہایت مشکل مسئلہ تھا اور آج اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ یورپ کے جلسہ میں قریباً نصف لاکھ احمدی شامل ہوکر سالانہ جلسہ کی رونق کو چار چاند لگا رہے تھے۔ یورپ کے عیش وعشرت سے بھرے ہوئے دنیاوی عیاشیوں سے رنگین اور فحاشیوں سے بھرپور ماحول میں احمدی نوجوان نہ صرف پنج وقتہ نمازوں کے پابند بلکہ نماز تہجد کے عادی بن رہے ہیں۔ وہ نوجوان جن کی تمام تر دلچسپیاں پہلے دنیاداری تک محدود تھیں آج حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مِلکر نہایت عمدہ عملی کاموں میں مصروف ہیں۔ ان میں نہ صرف نوجوان لڑکے بلکہ لڑکیاں بھی پیش پیش ہیں آج ان میں سے کئی حضور انور کی ہدایات پر ریسرچ کے کام کر رہے ہیں بعض اخبارات ورسائل کی طباعت میں مصروف ہیں کچھ ایم ٹی اے کے پروگراموں کو دن رات دلچسپ سے دلچسپ تر بنانے میں مصروف ہیں اور آج یہی سب نوجوان اس قابل ہوئے ہیں کہ یورپ کے کسی ملک میں نصف لاکھ مہمانوں کی ضیافت کا انتظام کرسکیں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ یہ چیز امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفہ برحق حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے خالص روحانی فیض اور تائید الٰہی کے بغیر یہ کام سرانجام پا ہی نہیں سکتا۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ برطانیہ تشریف لے گئے ہیں اور حضور نے دینی اعتبار سے انقلابی کاموں کا سلسلہ شروع فرمایا ہے پاکستانی ملاں بھی ہر سال انگلینڈ اور یورپ کے دیگر ممالک کے دورے پہلے سے بڑھ کر کر رہے ہیں لیکن غیر احمدی نوجوانوں کی دینی وروحانی ترقی میں وہ کوئی مثبت کردار ادا نہیں کرسکے۔ سوائے اس کے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں معمولی جلسے کر کے چندے بٹور کر واپس آجاتے ہیں یا اپنے رمل اور جفر اور دیگر عملیات سے مسلمانوں کو بے وقوف بنا کر ان کے جن بھوت نکال کر اپنے ملکوں کو لوٹ آتے ہیں۔

کیا وجہ ہے کہ مخالفین احمدیت کو وہ روحانی فیض اور وہ تائید غیبی حاصل نہیں اور وہ لوگ آج سے پچاس سال قبل جس مقام پر تھے آج اس مقام پر نہیں بلکہ اُس سے بھی نیچے جاچکے ہیں۔ ہاں اگر وہ کچھ کر سکے ہیں تو بس اتنا ہی کہ جہاد وتشدد کے فتوے پھیلا کر اسلام کو بیرونی دنیا میں بدنام کر کے دشمنان اسلام کے ہاتھ مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے جذبات میں ہم کہاں سے کہاں نکل آئے ذکر چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جرمنی کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ میں قریباً نصف لاکھ پروانوں نے شرکت کی وہ کیا عجیب سماں ہوگا جبکہ رات کے پچھلے پہر کم وبیش نصف لاکھ پروانے نماز تہجد میں سجدہ ریز ہوں گے اور یورپ کی سرزمین پر خدائے واحد کی حمد کے ترانے گا رہے ہوں گے اگر کوئی سمجھے تو آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا مطلب کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا فوراً سمجھ سکتا ہے لیکن جو لوگ اس بات کی انتظار میں ہیں کہ کبھی یہ ظاہری سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو ان کی یہ خوش فہمی نہ صرف اسلام کو نشانہ استہزا بناتی ہے بلکہ قیامت تک ان کو نااُمیدی کی دلدل میں گھسیٹتی ہے۔

صرف جلسہ میں حاضری کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ یورپ کے ممالک کو خدا نے یہ بھی سعادت بخشی ہے کہ اسلام کی فتح ونصرت اور اسلام کے سورج کی چمک ان ممالک سے اس رنگ میں بھی ظاہر ہورہی ہے کہ ہر سال کروڑوں افراد کی اللہ کے دین میں شمولیت کے یہ ممالک گواہ بنتے چلے جارہے ہیں۔ اور مغرب سے کروڑوں افراد کی قبول احمدیت کی اطلاع سورج کی کرنوں کی طرح مشرق کے سوئے ہوئے افراد کو جگانے اور بیدار کرنے کا کام کر رہی ہے۔ چند سال قبل تو مخالفین سورج کی طرح چمکتی ہوئی اس عالمی بیعت کو جھوٹ سمجھتے تھے یہاں تک کہ دار العلوم دیوبند سے بھی ہمیں اس مضمون کی چٹھی موصول ہوئی تھی کہ ہر سال بیعتوں کی تعداد جو بتائی جاتی ہے یہ جھوٹ ہے لیکن اب مخالفین احمدیت کی آنکھیں بھی یورپ کی طرف سے چمکنے والے سورج کی کرنوں سے خیرہ ہوچکی ہیں اور اب بھاری تعداد میں ایسے مضامین چھپنے لگے ہیں کہ احمدیت میں شامل ہونے والے لوگوں کے سیلاب کو روکا جائے لیکن یہ ہمارے مخالفین کی بدقسمتی ہے کہ وہ اس سیلاب کو روکنا چاہتے ہیں لیکن یاد رہے کہ ایک روز یہ سیلاب خود ان کو بھی بہا کر لے جانے والا ہے اور وہ وقت اب دور نہیں رہ گیا ہے ہم پھر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم وہ وقت اب دور نہیں رہ گیا ہے خوش قسمتی اسی میں ہے کہ خدا کی طرف سے آنے والے منادی کی ندا کو سن کر اس پر ایمان لے آؤ۔

قادیان کی سرزمین جہاں آج سے صرف چند سال قبل کبھی نہ کبھی کوئی قاسمی یا رضوی مولوی آکر قبول احمدیت کی سعادت حاصل کرلیتا تھا تو ہم اس سے بیحد خوش ہوتے تھے لیکن آج حالت یہ ہے کہ سینکڑوں کی تعداد میں دیوبندی اور بریلوی علماء قبول احمدیت کی سعادت حاصل کر کے یہاں اکتساب علم کر رہے ہیں کئی دیوبند اور دیگر مدارس کے فارغ التحصیل برملا اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم نے غیر احمدی مدارس میں اپنی عمر عزیز کے کئی سال برباد کیے کاش ہم پہلے ہی اس سعادت کو حاصل کرلیتے اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کو جن کا تعلق ہندوستان کے مختلف صوبوں سے ہے دینی علم کے حصول کے بعد خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

گفتگو کے اختتام پر ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں ایک طرف ہندوستان میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کثرت سے احمدیت کی طرف توجہ کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فدائی بننے کی توفیق عطا فرما رہا ہے وہیں دوسری طرف پاکستانی مسلمان اپنے کٹر ملاؤں کے زیر اثر خدا کی طرف سے نازل ہونے والے اس مائدہ کو ہضم نہیں کر پا رہے۔

۲۷ اگست کی اخبارات میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق پاکستان میں شیخوپورہ کے ایک گاؤں میں ایک ہجوم نے اس وقت احمدیہ مسجد پر حملہ کر کے اُسے جلا کر شہید کردیا جبکہ احمدی بھائی وہاں اپنے پیارے امام کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب سن رہے تھے اللہ کا شکر ہے کہ جانی نقصان نہیں ہوا لیکن بدقسمتوں نے نہ صرف مسجد شہید کی بلکہ ٹی وی اور دیگر سامان سب توڑ پھوڑ دیا یہاں تک کہ جس گھر میں احمدیوں نے پناہ لی وہ گھر بھی جلا دیا۔ بعد کی تفصیلات سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی دہشت گرد تنظیم سپاہ صحابہ کے مولویوں کے ایماء پر یہ گھناؤنی کاروائی عمل میں آئی تھی۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کے معصوم احمدیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور دہشت گرد ملاؤں سے چن چن کر انتقام لے احباب کثرت سے یہ دُعا کرتے رہیں اللھم مزقھم کل ممزق وسحقھم تسحیقا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سو سال قبل کے الہامات اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے اعتبار سے اپنا عجیب اثر دکھاتے ہیں۔ چنانچہ حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر فرمایا کہ 1898 کے سال میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر الہام ہوا کہ بکثرت بادشاہ آپ کے روحانی سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے تحقیق کروائی ہے کہ ٹھیک 1998 میں بیس بادشاہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ چونکہ اب ہم سال 2001 میں داخل ہیں اس اعتبار سے ہم آئندہ گفتگو میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض وہ الہامات پیش کریں گے۔ جو آپ پر 1901 میں نازل ہوئے تھے۔ فی الحال ہم آج کی گفتگو کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل اقتباس پر ختم کرتے ہیں فرمایا۔

''میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کردیا ہے ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں'' (روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳)

''یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچادے اور وہ اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا، کیا تم نے کچھ کم زور لگایا پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا۔ اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا'' (روحانی خزائن جلد ۱۱ انجام آتھم صفحہ ۶۴)

(منیر احمد خادم)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خطبہ جمعہ

شفاعت کا ایک معنی دُعا بھی ہے اس لئے جو بھائی خدا کے حضور زیادہ جھکا ہوا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے کمزور بھائیوں کے لئے دعا کرے

احمدیت جس کثرت اور تیزی سے پھیل رہی ہے یہ وہی ملک عظیم ہے جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

وہ وقت آئے گا جب زمین حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ کی برکت سے اسلام کو پھیلا کر روشن ہو جائے گی

(حضور ایدہ اللہ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ اور بعض دیگر مرحومین کی نماز جنازہ غائب اور ان کے اوصاف حمیدہ کا مختصر تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۰/جولائی ۲۰۰۱ء/۲۰/وفا ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

قرآن کریم سے صفت رحمانیت سے متعلق مضمون ابھی جاری ہے اور آگے بھی خطبوں میں غالباً کچھ عرصہ یہی مضمون چلے گا۔ پہلی آیت سورۃ طٰہٰ نمبر ۱۰۹۔۱۱۰ لی گئی ہیں۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا. يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا﴾۔

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔ اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہو جائیں گی اور تو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔ یہ وہ دن ہو گا جب شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر اُسے جس کے لئے رحمان اجازت دے اور جس کے حق میں بات کرنے کو وہ پسند کرے۔

اس آیت میں ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ میں دوسری آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کریم دونوں کے متعلق ﴿لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ فرمایا گیا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کتاب کو نازل کیا اور رسول کو نازل کیا اور نہ کتاب میں کوئی ٹیڑھا پن رکھا اور نہ رسول میں کوئی کجی رکھی۔ اس کا استنباط لازمی طور پر اس آیت سے ہوتا ہے کہ یہاں بھی رسول کے لئے ﴿لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ فرمایا گیا۔ تو اس لئے لوگوں کا یہ کہنا کہ وہاں صرف قرآن کے متعلق ﴿لَا عِوَجَ﴾ ہے یہ غلط ہے۔ اس آیت سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی ﴿لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس لئے کہ آپ کی طبیعت میں کوئی کجی نہیں تھی اور جو بندے کجی رکھتے ہوں وہ بے کجی والے بندے کی پیروی کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ضروری ہے کہ ایک سیدھے نفس والے انسان کی سیدھے نفس والا انسان پیروی کرے۔

تو فرمایا اس دن اس کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کی بلندی و پستی کو ہموار کر دے گا اور یہاں ایک ایٹمی جنگ کی طرف اشارہ ہے جس کے بعد بڑی بڑی قوموں کے غرور توڑے جائیں گے اور ان میں کوئی کجی نظر نہیں آئے گی۔ انہیں محسوس ہو جائے گا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا اور کوئی وجود ہمارے لئے نہیں۔ اس وقت ﴿خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ﴾ رحمان خدا کے لئے آوازیں دھیمی پڑ جائیں گی ﴿فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا﴾ اور ایک کھسر پسر کے سوا تم کوئی آواز نہیں سنو گے۔

پھر دوبارہ رحمان کا ذکر آیا ﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ﴾ اس دن کوئی شفاعت کام نہیں آئے گی مگر اس کی جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور اس کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔ یہاں دونوں مضمون شامل ہیں ﴿وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا﴾ اور اس کے حق میں بات کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے دو باتوں میں سے ایک کو چننے کا اختیار دیا۔ یا یہ کہ وہ میری نصف امت کو جنت میں داخل کر دے یا پھر شفاعت۔ اس پر مَیں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس کے حق میں ہو گی جو اس حال میں مرا ہو گا جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ امت محمدیہ میں اب بدقسمتی سے بہت سے لوگ ایسے شامل ہو گئے ہیں، ایک بھاری اکثریت ہے جو کسی نہ کسی معنوں میں اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا شفاعت کو پسند کرنا اس لئے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ آپ کے نزدیک کسی ایسے شخص کی بخشش نہیں ہونی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہو۔ اور اس لئے شفاعت اسی کے حق میں ہو گی جس کے متعلق فرمایا کہ وہ خدا کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

سنن الدارمی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کی گئیں۔ مَیں ہر گورے اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے۔ اب اس سے پہلے ایک بھی ایسا نبی نہیں جو سب گوروں اور کالوں کی طرف مبعوث ہوا ہو اور ایک بھی ایسا نہیں جس کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہو۔ جہاں بھی نماز کا وقت آئے وہیں صاف جگہ پر انسان نماز کی نیت باندھ سکتا ہے۔ اور میرے لئے غنائم حلال کی گئی ہیں جو شرعی جنگ کے نتیجہ میں غنیمتیں عطا ہوتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے کسی کے لئے یہ حلال نہیں کی گئیں۔ اور مجھے ایک ماہ تک کے رعب سے مدد کی گئی ہے۔ ایک ماہ کا رعب اُس زمانہ میں وہ ایک ماہ کے سفر کے برابر تھا اور آج بھی ایک ماہ کا رُعب ایک ماہ کے سفر کے برابر ہے اور اس میں ساری زمین آجاتی ہے کیونکہ اب تیز رفتار سواریاں ایجاد ہو چکی ہیں۔ پہلے اونٹنیوں پر سفر کیا جاتا تھا اب ان تیز رفتار سواریوں پر سفر ہوتا ہے۔ تو ایک ماہ کی مسافت سے مراد یہ ہے کہ ساری زمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رعب کے نیچے آگئی ہے۔ اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگ مگر مَیں نے اپنی یہ طلب، دعا، خواہش اٹھا رکھی تا اپنی امت کی شفاعت کر سکوں اور یہ تم میں سے اس کو ملنے والی ہے، جس نے کسی چیز میں بھی اللہ کا شریک نہ بنایا ہو۔

شفاعت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف کی رُو سے شفاعت کے معنے یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے"۔ اب شفاعت کا ایک معنی دعا بھی ہے پس اس پہلو سے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس چنا ہے۔ یہاں آپ شفاعت کو شرعی معنوں میں شفاعت کے طور پر نہیں لے رہے بلکہ محض دعا کے معنوں میں لیتے ہیں۔ "ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے یا کوئی بلا ٹل جائے۔ پس قرآن شریف کا حکم ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور میں زیادہ جھکا ہوا ہے، وہ اپنے کمزور بھائی کے لئے دعا کرے کہ اس کو وہ مرتبہ

حاصل ہو"۔

اب یہی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے ہم میں سے کوئی بھی شفیع نہیں مگر ان معنوں میں کہ ہم پنے غریب بھائیوں اور کمزور بھائیوں کے لئے دعا ضرور کر سکتے ہیں۔ "سو ہم اپنے بھائیوں کے لئے بیشک دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو قوت دے۔ اور ان کی بلا دُور کرے۔ اور یہ ایک ہمدردی کی قسم ہے۔ پس اگر وید نے اس ہمدردی کو نہیں سکھلایا۔ اور وید کی رُو سے ایک بھائی دوسرے کے لئے دعا نہیں کر سکتا تو یہ بات وید کے لئے قابل تعریف نہیں بلکہ ایک سخت عیب ہے۔ چونکہ تمام انسان ایک جسم کی طرح ہیں۔ اس لئے خدا نے ہمیں بار بار سکھلایا ہے کہ اگرچہ شفاعت کو قبول کرنا اس کا کام ہے مگر تم اپنے بھائیوں کی شفاعت میں یعنی اُن کے لئے دعا کرنے میں لگے رہو۔ اور شفاعت سے یعنی ہمدردی کی دعا سے باز نہ رہو کہ تمہارا ایک دوسرے پر حق ہے۔ اصل میں شفاعت کا لفظ شفع سے لیا گیا ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں"۔ یعنی دو چیزیں ان کو جفت کہتے ہیں اور ایک ہو تو اس کو Odd یعنی طاق۔ پس شفعہ جفت سے لیا گیا ہے۔ "پس انسان کو اس وقت شفیع کہا جاتا ہے جبکہ وہ کمال ہمدردی سے دوسرے کا جفت ہو" یعنی دوسرے بھائی کے ساتھ گویا کہ پیوند ہو گیا ہے، اسی میں فنا ہو جائے اور اس کے لئے عافیت چاہے جیسا کہ اپنے نفس کے لئے۔ "اور یاد رہے کہ کسی شخص کا دین کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ شفاعت کے رنگ میں ہمدردی اس میں پیدا نہ ہو"۔

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۶۳۔۴۶۴)

اب یہ شفاعت جو ہے دعائیہ شفاعت، میرا یہ عقیدہ ہے کہ جس کو یہ شفاعت یہاں نصیب ہو جائے اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی شفیع ہو جائیں گے اور اسی نقطہ نگاہ سے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

پھر ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب ایک تاریکی ایک روشن جوہر کے مقابل پر آتی ہے تو وہ تاریکی روشنی کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ پس اسی طرح جب ایک مصفا فطرت جو نہایت صافی آئینہ کی طرح ہو جاتی ہے، آفتاب حقیقی کے مقابل پر آکر اُس سے روشنی حاصل کر لیتی ہے تو کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ ایک تاریک فطرت اُس روشن فطرت کے مقابل پر آجاتی ہے تو بوجہ اُس محاذات کے اُس پر بھی روشنی کا عکس پڑ جاتا ہے تب وہ فطرت بھی روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب ایک آئینہ صافی پر آفتاب کی شعاع پڑتی ہے تو وہ آئینہ اپنے مقابل کی در و دیوار کو اُس روشنی سے منور کر دیتا ہے"۔ جیسے سورج کی شعاعیں اس پر پڑ رہی ہیں۔ "یہی شفاعت کی حقیقت ہے۔ شفعہ عربی زبان میں جفت کو کہتے ہیں کہ جو طاق کے مقابل پر ہے۔ پس جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اُس کی جزو ہے تو قانون قدرت اسی طرح واقع ہے کہ وہ اُس کے انوار میں سے حصہ لیتا ہے۔ غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔" (چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۸)

سورۃ الانبیاء سے ۲۷۔۲۸ویں دو آیات پیش ہیں۔ ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ. لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ. وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ﴾ اور وہ کہتے ہیں رحمٰن خدا نے اپنے لئے بیٹا بنا رکھا ہے، بیٹا پکڑ لیا ہے کے لفظ آئے ہیں ﴿بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا کے مقرب بندے ہیں جن کے متعلق وہ بیٹے کی تہمت لگا رہے ہیں اور رحمٰن خدا کو بیٹے کی ضرورت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صفت رحمانیت کا سب سے زیادہ سورۃ مریم میں ذکر آیا ہے کہ وہاں بھی عیسائیوں کے خدا کا بیٹا بنانے کا اتہام موجود ہے۔ اس لئے رحمٰن کا تعلق اس الزام سے بھی ہے کہ بیٹا بنا لیتا ہے اور جن کے متعلق کہتے ہیں وہ بیٹا بنا لیا گیا ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو خدا کے مقرب بندے ہیں جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ﴿لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ. وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ﴾ وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک ذرہ بھی آگے نہیں بڑھتے اور یہی حال حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید لکھتے ہیں:

"اور عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بیٹا پکڑا۔ پاک ہے وہ بیٹوں سے بلکہ یہ بندے عزت دار ہیں"۔ (جنگ مقدس۔ روئداد ۲۹ رمئی ۱۸۹۳ء۔ صفحہ ۹)۔ یہاں بھی عزت دار بندوں سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بعض دوسرے بندے جو نیک تھے اور جن کو خدا کے سوا بیٹا قرار دیا گیا۔ "﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ وہ عزت پانے والے بندے ہیں"۔ (ست بچن صفحہ ۸۵)

ایک سورۃ الانبیاء کی ۳۷ویں آیت ہے ﴿وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْآ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا. اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ. وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾۔ سادہ ترجمہ یہ ہے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جب بھی تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نہیں بناتے مگر ہنسی کا نشانہ۔ (یہ کہتے ہوئے) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کے بارہ میں باتیں کرتا ہے؟ اور یہ وہی لوگ ہیں جو رحمان کے ذکر سے منکر ہیں۔

پس رحمانیت وحی کے نزول سے تعلق رکھتی ہے اور قرآن کے نزول کے ساتھ خصوصیت سے رحمانیت کا تعلق ہے جیسا کہ فرمایا ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ﴾ رحمان وہ خدا ہے جس نے کلام سکھایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان کافروں اور نافرمانوں کو کہہ کہ اگر خدا میں صفت، رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے یعنی اسی کی رحمانیت کا اثر ہے کہ وہ کافروں اور بے ایمانوں کو مہلت دیتا ہے اور جلد تر نہیں پکڑتا"۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ صفحہ ۲۷۵۔ حاشیہ نمبر ۱۱)۔ پس رحمانیت کی صفت بہت ہی عظیم الشان صفت ہے اور رحمانیت کے نتیجہ میں ہی مخلوق کے گناہوں سے خدا تعالیٰ عفو فرماتا ہے ورنہ ہر مخلوق میں کوئی نہ کوئی کمزوری اور بیماری ایسی ہے کہ اگر اللہ اس کو پکڑنا چاہے تو وہ اس کی سزا میں ہی اس مخلوق کو مٹا دے۔

پھر سورۃ الانبیاء کی ۴۳ویں اور ۴۴ویں آیتیں ہیں ﴿قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ﴾ تو کہہ دے کون ہے جو رات کو اور دن کو تمہیں رحمان کی گرفت سے بچا سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکر سے ہی منہ موڑے بیٹھے ہیں۔ ﴿بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ. اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ﴾۔ اب یہاں دوسرے قسم کے جھوٹے معبودوں کا ذکر ہے۔ پہلے ﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ کو معبود بنایا گیا تھا۔ اب بعض جھوٹے خدا جو مُکرَم نہیں، جو قابل نفرت ہیں ان کو بھی خدا بنانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ یہ اتنی بڑی معصیت ہے کہ اگر بندہ کو خدا بنانے والے موجود ہوں تو ان کو سوچنا چاہئے کہ رات اور دن میں وہ خدا رحمان کے غضب سے بچ سکتے نہیں، ناممکن ہے کہ رحمان خدا کی پکڑ سے وہ رات کو بھی امن میں ہوں اور دن کو بھی امن میں ہوں یا رات کو امن میں ہوں یا دن کو امن میں ہوں۔

﴿اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا﴾ اب یہاں مُکْرَمِیْن کا ذکر نہیں ہے۔ یہاں یہ ذکر ہے کہ کیا ان کے لئے ایسے اِلٰہ موجود ہیں جو خدا کے سوا یعنی ہمارے سوا ان کی مدد کر سکتے ہیں؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ﴿لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ﴾ وہ تو خود اپنی جانوں کی، اپنے آپ کی مدد نہیں کر سکتے ﴿وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ﴾ اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کا کوئی ساتھ دیا جائے گا۔ پس دیکھئے ان دونوں جگہ پہ دو مختلف قسم کے جھوٹے معبودوں کا ذکر مل رہا ہے اور یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت ہے کہ ہر نوع کے جھوٹے معبودوں کا ذکر اپنی اپنی جگہ فرما دیا۔ ایک جگہ ان کا جو ﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ ہیں اور ایک وہ جگہ جہاں جھوٹے مکروہ خداؤں کو بنایا گیا حالانکہ وہ اپنی آپ بھی مدد نہیں کر سکتے۔

اب سورۃ الانبیاء کی ۱۱۳ویں آیت ہے ﴿قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ اس نے کہا یعنی (رسول اللہ ﷺ نے) کہ اے میرے رب تو حق کے ساتھ فیصلہ کر اور ہمارا رب وہ رحمٰن ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے اس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو۔ یہ اس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو، یہ پہلی آیت سے کیا تعلق رکھتا ہے، یہ غور طلب بات ہے۔ ہمارا رب وہ رحمان ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے۔ رحمان ہی سے ساری مدد مانگی جاتی ہے اور اس کے خلاف جو باتیں بناتے ہیں کافر اور مشرک ان سے بھی مومن بندے اللہ تعالیٰ ہی کی مدد چاہتے ہیں ورنہ ان کے اندر اپنی یہ استطاعت نہیں ہوتی کہ کفار کی بیہودہ باتوں کے جواب میں کوئی دافع کارروائی کر سکیں جب تک اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا نہ فرمائے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات مَیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن میں صفت رحمانیت کا ذکر ملتا ہے ایک ہے "اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ" یعنی خیر، ہر بھلائی تمام تر قرآن کریم میں موجود ہے۔ پس جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نئی نبوت کا الزام لگاتے ہیں ان کے لئے یہی ایک الہام کافی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نئی کتاب کو لے کر نہیں آئے بلکہ آپؑ کا یہ دعویٰ تھا کہ قرآن ہی کے اندر ہر قسم کی بھلائی موجود ہے۔ "اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ" اسی کی طرف پاک کلام صعود کرتا ہے۔ دوسری جگہ اس کے متعلق فرمایا "وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ" کہ خدا کی طرف جو پاک کلام صعود کرتا ہے وہ محض زبانی کلام نہیں بلکہ عمل کی تائید کرتا ہے اور جیسا پاک کلام ہے ویسا ہی پاک عمل اس کو رفعت عطا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "تمام بھلائی قرآن میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ وہی اللہ جو رحمان ہے اسی رحمان کی طرف کلمات طیبہ صعود کرتے ہیں"۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۶۱)

ایک دوسرا الہام ہے "قُوَّۃُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِاللّٰہِ الصَّمَدْ" یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندہ کے لئے وہ غنیٔ مطلق ظاہر کرے گا"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۶۵۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

اب ایک اور الہام ہے "حُکْمُ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ السُّلْطَانِ یُؤْتٰی لَہُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ وَیُفْتَحُ عَلٰی یَدِہٖ الْخَزَائِنُ وَ تُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَفِی اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ"۔ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے"۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیفۂ سلطان فرمایا گیا ہے۔ "کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا"۔ اب احمدیت جس کثرت کے ساتھ، جس تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیل رہی ہے یہ ملک عظیم ہی ہے جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اور کیسی سچائی اور صفائی سے پورا ہو چکا ہے اور ہو تا جا رہا ہے اس لئے بعید نہیں کہ یہی ایک مذہب ہو گا جو سچا اسلام بن کر ساری دنیا پر غالب آئے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو ملک عظیم کا وعدہ تھا جس شان سے اب پورا ہو رہا ہے اس سے بڑھ کر شان سے آئندہ پورا ہوتا رہے گا یہاں تک کہ فرمایا "اور خزائن علوم و معارف ان کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بھی پیش گوئی تھی کہ میرے غلاموں کو بھی اللہ تعالیٰ بہت علم عطا کرے گا یہاں تک کہ بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر دیں گے۔ "اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی"۔ اور زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کی برکت سے اسلام کو پھیلا کر روشن ہو جائے گی۔ "یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب"۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵۔۵۶۶)

پھر ایک الہام ہے ۱۸۹۸ء کا۔ یہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے ایک خط میں تحریر ہے "اِنِّیْ مَعَ الرَّحْمٰنِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً" میں رحمٰن کے ساتھ تیرے لئے، تیری مدد کو اچانک آؤں گا۔ "مَیں رحمان کے ساتھ اچانک تیری مدد کو آؤں گا"۔

(خط مولوی عبدالکریم صاحب محررہ یکم فروری ۱۸۹۸ء)

اب یہ بَغْتَۃً کا الہام کئی مرتبہ ہو چکا ہے اور یہ ۱۸۹۸ء کا ہے تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ بَغْتَۃً کن معنوں میں اور کب پورا ہو گا مگر لازماً جس طرح کہ باقی الہامات پورے ہوئے یہ بھی ضرور احمدیت کے حق میں ایک بہت بڑا نشان بن کر چمکے گا۔

پھر فرمایا ۱۵ر نومبر ۱۸۹۸ء کا الہام ہے "اِنَّہٗ طَیِّبٌ مَقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ وہ پاک ہے خدا کا مقبول ہے"۔

اب اور بعض آیات جن میں رحمان کا ذکر ہے وہ مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ سورۃ الفرقان نمبر ۲۶ تا ۲۹ ﴿وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَنْزِیْلًا. اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ. وَکَانَ یَوْماً عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا. وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا. یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا﴾ ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اور (یاد کرو) جس دن آسمان بادلوں (کی گھن گرج) سے پھٹنے لگے گا اور فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔ سچی بادشاہت اُس دن رحمان کے لئے ہو گی اور وہ دن کافروں کے لئے بہت دشوار ہو گا۔ اور (یاد کرو) جس دن ظالم (حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش میں نے رسول کے ساتھ ہی راہ اختیار کی ہوتی۔ اے وائے ہلاکت! کاش میں فلاں شخص کو گہرا دوست نہ بناتا۔ یعنی بعض انسانوں کے بظاہر گہرے دوست ہوتے ہیں جو ان کو جہنم کی طرف لے جاتے ہیں، ان کے دل میں وساوس ڈالتے ہیں ضروری نہیں کہ کوئی بیرونی شیطان ہی ان پر نازل ہوتا ہو۔ بعض بندے شیطان کے بھیس میں ان کے ساتھ لگ جاتے ہیں اور ان کی جو ذہنی کارروائی ہے وہ ان پر اثر ڈالتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ ہے ایک سکول کا طالب علم جو بہت خدا پرست تھا اس نے کچھ عرصہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ شکایت کی کہ اب میرے دل میں خدا تعالیٰ کے خلاف ہول اٹھتے ہیں اور مَیں بہت پریشان ہوں حالانکہ مَیں تو سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بہت فراست والے تھے۔ آپؓ نے فرمایا تم کسی ایسے شخص کے ساتھ نماز پڑھتے ہو جو تمہارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے جو دہریہ ہے۔ اس نے کہا ہاں ایک میرا دوست ہے جو ہمیشہ میرے ساتھ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے ساتھ کھڑا ہونا بند کر دو، اس سے الگ ہٹ جاؤ۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور دیکھتے دیکھتے اس کے بد خیالات پھر نیک خیالات میں تبدیل ہو گئے۔

ایک اور آیت نمبر ۶۰ سورۃ الفرقان کی ہے ﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ. اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا﴾ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رحمٰن ہے پس اس کے متعلق کسی واقف حال سے سوال کر۔ یعنی رحمان کے متعلق ہر بندہ صحیح جواب نہیں دے سکتا، وہ جو عارف باللہ ہو وہی حقیقت میں سچا جواب دے سکتا ہے۔

اب یہاں عرش سے کیا مراد ہے۔ 'پھر عرش پر قرار پکڑا'۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ عرش سے کیا مراد ہے۔ فرمایا: "واضح ہو کہ خدا تعالیٰ نے...... چار صفتوں کو اپنی الوہیت کا مظہر اَتم قرار دیا ہے"۔ یہ وہ چار صفات ہیں جو سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان ہوئی ہیں۔ "اور اسی لئے صرف اس قدر ذکر پر یہ نتیجہ مترتب کیا ہے کہ ایسا خدا کہ یہ چار صفتیں اپنے اندر رکھتا ہے وہی لائق پرستش ہے اور در حقیقت یہ صفتیں بہر وجہ کامل ہیں"۔ اب دیکھ لو دنیا میں بھی رب جو پرورش کرتا ہے وہ لائق پرستش سمجھا جاتا ہے۔ ربوبیت کے نتیجہ میں رزق کی خاطر لوگ جھوٹے خدا بنا لیتے ہیں اور ایسی ان کی عزت کرتے ہیں گویا خدا کی عزت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بے انتہا رحم کرنے والا ہو اس کی بھی عملاً پرستش ہو رہی ہے۔ جس کے پاس اپنی اجرتوں کے لئے، اپنی محنتوں کے پھل کے لئے بار بار جانا پڑے، اس کی بھی عملاً پرستش ہو رہی ہوتی ہے۔

﴿مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ جس کے قبضۂ قدرت میں آخری فیصلہ ہو کہ کیا دیا جائے گا وہ بھی پرستش کے لائق ہی سمجھا جاتا ہے۔ تو یہی چار صفات ہیں جن کو بندے بھی عملاً پرستش کے لائق قرار دیتے ہیں خواہ وہ منہ سے تسلیم کریں نہ کریں اور یہ صفات ہیں جو سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان کر کے فرمایا گیا کہ یہ خدا ہے جو اصلی پرستش کے لائق ہے اس کے علاوہ جھوٹوں نے یہ صفات اپنا رکھی ہیں وہ ہرگز پرستش کے لائق نہیں۔

"ان صفتوں میں خدا کی ابتدائی صفات کا بھی ذکر ہے اور درمیانی زمانہ کی رحمانیت اور رحیمیت کا بھی ذکر ہے اور پھر آخری زمانہ کی صفت مجازات کا بھی ذکر ہے اور اصولی طور پر کوئی فعل اللہ تعالیٰ کا ان چار صفتوں سے باہر نہیں"۔ تو آپ دیکھ لیں خدا تعالیٰ کی چار صفات ایسی ہیں جوام الصفات ہیں۔ کوئی بھی فعل خدا تعالیٰ کا ان صفات سے باہر نہیں۔ "پس یہ چار صفتیں خدا تعالیٰ کی پوری صورت دکھلاتی ہیں۔ سو در حقیقت ﴿اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ﴾ کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ صفات جب دنیا کو پیدا کر کے ظہور میں آگئیں تو اللہ تعالیٰ ان معنوں سے اپنے عرش پر پوری وضع استقامت سے بیٹھ گیا کہ کوئی صفت صفات لازمۂ الوہیت سے باہر نہیں رہی اور تمام صفات کی پورے طور پر تجلی ہو گئی جیسا کہ جب اپنے تخت پر بادشاہ بیٹھتا ہے تو تخت نشینی کے وقت اس کی ساری شوکت ظاہر ہوتی ہے۔ ایک طرف شاہی ضرورتوں کے لئے طرح طرح کے سامان تیار ہوتے ہیں اور فی الفور ہو جاتے

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel . 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ہیں اور وہی حقیقت ربوبیت عامہ ہیں۔ دوسری طرف خسروانہ فیض سے بغیر کسی عمل کے حاضرین کو جود و سخاوت سے مالامال کیا جاتا ہے"۔ یہ صفت رحمانیت کا بادشاہ وقت مظہر بن جاتا ہے۔

"تیسری طرف جو لوگ خدمت کر رہے ہیں ان کو مناسب چیزوں سے اپنی خدمات کے انجام کے لئے مدد دی جاتی ہے۔ چوتھی طرف جزا سزا کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ کسی کی گردن ماری جاتی ہے اور کوئی آزاد کیا جاتا ہے۔ یہ چار صفتیں تخت نشینی کے ہمیشہ لازم حال ہوتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا ان ہر چار صفتوں کو دنیا پر نافذ کرنا گویا تخت پر بیٹھنا ہے جس کا نام عرش ہے"۔ (نسیم دعوت۔ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۸۵) یہ کوئی فرضی تخت نہیں ہے جس پر خدا تعالیٰ بیٹھ جاتا ہے بلکہ ان صفات کے ذریعہ جب دنیا پر حکومت کرتا ہے تو گویا وہ تخت پر بیٹھ جاتا ہے اور اسی تخت کا نام عرش ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں مزید فرماتے ہیں:

"جب کافروں اور بے دینوں اور دہریوں کو کہا جاتا ہے کہ تم رحمان کو سجدہ کرو تو وہ رحمان کے نام سے متنفر ہو کر بطور انکار سوال کرتے ہیں کہ رحمان کیا چیز ہے؟۔ (پھر بطور جواب فرمایا) رحمان وہ ذات کثیر البرکت اور مصدر خیرات دائمی ہے"۔ یعنی اس میں بے انتہا برکتیں ہیں اور ہمیشگی کی خیرات، نیکیوں کا وہ مصدر ہے، منبع۔ "جس نے آسمان میں برج بنائے، برجوں میں آفتاب اور چاند کو رکھا جو کہ عامہ مخلوقات کو بغیر تفریق کافر و مومن کے روشنی پہنچاتے ہیں۔ اسی رحمان نے تمہارے لئے یعنی تمام بنی آدم کے لئے دن اور رات بنائے جو کہ ایک دوسرے کے بعد دورہ کرتے رہتے ہیں تا جو شخص طالب معرفت ہو وہ ان دقائق حکمت سے فائدہ اٹھاوے اور جہل اور غفلت کے پردہ سے خلاصی پاوے اور جو شخص شکر نعمت کرنے پر مستعد ہو وہ شکر کرے۔ رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں"۔

یہ بھی قرآن کریم کی آیات رحمان کے لفظ کے تابع ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مومن لوگ فخر اور اکڑ اکڑ کے نہیں چلتے بلکہ عاجزی سے چلتے ہیں یعنی اپنے خدا کے غریب بندوں کے لئے ہمیشہ جھکے رہتے ہیں اور جب کوئی جاہل ان سے سختی سے پیش آئے تو اس کا جواب سختی کی بجائے نرمی سے دیتے ہیں۔ "سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں"۔ یعنی اس طرح رحمان خدا کی صفات کا تشبہ کر لیتے ہیں اپنی ذات کے اندر "کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کر کے "یعنی ان معنوں میں" خدا پر بولا جاتا ہے کہ اس کی رحمت وسیع عام طور پر ہر ایک برے بھلے پر محیط ہو رہی ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ صفحہ ۳۷۴ و ۳۷۵)

آج چونکہ جمعہ کے بعد بعض غائب جنازے ہوں گے اس لئے جمعہ کی نماز کے بعد دو سنتیں ادا کر لیں اس کے بعد نماز جنازہ ہائے غائب ہو گی۔

سب سے پہلے تو میں اس افسوسناک خبر کی اطلاع دے رہا ہوں کہ ۱۸ر جولائی بروز بدھ دن کے گیارہ بج کر ۴۵ منٹ پر میری بڑی بہن بی بی امۃ الحکیم، فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت کی۔ آپ کے وصیت فارم پر گواہ کے طور پر حضرت ابا جان اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستخط تھے۔

آپ غریبوں کی ہمدرد، مستجاب الدعوات اور صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ کئی دفعہ میرے سامنے بھی آپ نے اپنے رؤیا اور کشوف بیان کئے۔ غریبوں اور مساکین کی باقاعدہ سرپرستی کرتی تھیں اور طرز زندگی میں فقیری اور درویشی نمایاں تھی۔ دوسروں کا دکھ دیکھ کر تڑپ اٹھتیں اور پھر مسلسل ان کے لئے دعاؤں میں لگی رہتیں۔ آپ کی شادی اپنے ماموں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے بیٹے محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے ساتھ ۱۰ر نومبر ۱۹۴۶ء کو ہوئی۔ شادی کے بعد لمبا عرصہ آپ کا سندھ میں قیام رہا اور وہاں خصوصاً لجنہ کی تنظیم کو فعال بنانے کے سلسلے میں آپ کو گرانقدر خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ان میں سے تین بیٹے واقف زندگی ہیں اور انہیں جماعت میں اچھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور تینوں بیٹیاں واقفین زندگی سے بیاہی گئی ہیں۔ ۱۸ر جولائی ۲۰۰۱ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان کی وفات پر دنیا بھر سے تعزیت کے پیغامات، فیکسز اور خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس ہمدردی اور اظہار محبت پر ہم سب آپ سب کے شکر گزار ہیں لیکن فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینا میرے لئے اور میرے دفتر کے عملے کے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے میں انہی الفاظ کے ذریعے سب احباب جماعت کا جنہوں نے عزیزہ بی بی امۃ الحکیم کے لئے تعزیت کا اظہار کیا ہے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ابھی نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ اس کے ساتھ بعض دیگر مرحومین کی بھی نماز جنازہ غائب ہو گی۔

سب سے پہلے حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ہیں۔ جماعت کے قدیمی خادم اور بزرگ مربی محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قریباً ستر سال تک انتہائی شاندار خدمت بجا لانے کے بعد ۹ر مئی ۲۰۰۱ء کو واشنگٹن میں نوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۹۷۹ء میں پہلے برطانیہ کے امیر و مشنری انچارج اور پھر ۱۹۸۳ء میں امریکہ کے امیر و مشنری انچارج مقرر ہوئے۔ ان دونوں ملکوں میں بھی آپ نے مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے میدان میں نمایاں خدمات کی توفیق پائی۔ محترم حضرت شیخ صاحب ایک مخلص اور فدائی خادم دین تھے اور جن جن جماعتوں میں بھی آپ کا تقرر ہوا ہے کینیا وغیرہ، سب سے پہلے کینیا بہت لمبا عرصہ تقرر رہا بہت مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اب ایک اور بہت ہی مخلص فدائی سلسلہ خادم کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ محترم حضرت چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈوکیٹ۔ سلسلہ کے مخلص فدائی خادم، صدر قضاء بورڈ مرکزیہ ربوہ محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈوکیٹ ۱۸ر مئی ۲۰۰۱ء کو طویل علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۶۸ سال تھی۔ آپ محترم عبدالحمید صاحب وڑائچ آف واہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے دادا اور نانا نیز آپ کی والدہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ بھی صحابیہ تھیں آپ کی والدہ محترمہ نے سو سال عمر پائی۔ محترم چوہدری صاحب نہایت دیندار، صاحب فراست، حلیم الطبع اور مخلوق خدا سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ ۱۹۷۴ء کے پر آشوب دور میں جب گوجرانوالہ کے احمدیوں پر ظلم توڑے جا رہے تھے اُس وقت محترم چوہدری صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ تھے۔ ان دنوں ان کا گھر مہمانوں اور مظلوموں کی پناہ گاہ بنا رہا جہاں محترم چوہدری صاحب اور ان کے گھر والوں نے ان سے بے انتہا ہمدردی اور دلداری کا عمدہ نمونہ دکھایا یعنی آپ کا گھر باقاعدہ ایک مہاجروں کا کیمپ بن گیا تھا۔ محترم چوہدری صاحب نے بطور صدر قضاء بورڈ ۱۳ سال تک مخلصانہ خدمات سرانجام دیں۔ اس سے پہلے آپ ۹ سال تک امیر ضلع گوجرانوالہ رہے۔ علاوہ ازیں آپ مجلس افتاء اور مجلس تحریک جدید کے بھی ممبر رہے۔ محترم چوہدری صاحب نے اپنے پسماندگان میں بیگم کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

اب ایک اور مخلص اور ایک اور واقف زندگی کی نماز جنازہ بعد میں پڑھائیں گے مولوی عبد السلام صاحب طاہر۔ مولوی عبد السلام صاحب مربی سلسلہ، پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ ۲۸ر مئی ۲۰۰۱ء کو بعمر ۵۷ سال لاہور میں وفات پا گئے۔ جن کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جا رہی ہے ان میں سے سب سے چھوٹی عمر میں یہ وفات پانے والے ہیں۔

آپ ۳۰ر مئی ۱۹۴۴ء کو محترم احمد علی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت نتھو صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تایا حضرت اکبر علی صاحب رضی اللہ عنہ دونوں صحابی تھے۔ آپ نے ۱۹۶۰ء میں زندگی وقف کی اور ۱۹۷۱ء میں شاہد پاس کرنے کے بعد مختلف جماعتوں میں خدمات دینیہ بجا لاتے رہے۔ اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم جری اللہ راشد صاحب خود بھی مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے بیٹے عبد الحلیم شاہد صاحب معلم وقف جدید ہیں۔

اب ان کے علاوہ ایک اور نماز جنازہ غائب ہو گی۔ یہ باقاعدہ واقف زندگی تو نہیں ہیں لیکن ایک زمانہ میں اپنے آپ کو وقف کیا تھا اور اس کے بعد کسی سزا کی وجہ سے فارغ نہیں کئے گئے بلکہ حالات کی وجہ سے عملاً انہوں نے وقف سے باہر زندگی بسر کی لیکن طبعاً ہمیشہ خدمت دین کے لئے وقف ہی رہتے تھے۔ نام تھا کیپٹن حاجی احمد خاں ایاز کھاریاں کے رہنے والے تھے۔ پہلے ہنگری کے مبلغ تھے۔ یہ ۲۹ر اپریل ۲۰۰۱ء کو ۹۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ ۱۹۳۴ء میں تین سال کیلئے وقف کرنے کے بعد ہنگری، پولینڈ اور چیکوسلواکیہ میں پیغام حق پہنچانے کی سعادت پائی۔ یعنی ۱۹۳۴ء میں جو وقف کیا تھا وہ تھا ہی تین سال کا۔ اس کے بعد پھر اپنے طور پر، واقف زندگی کے طور پر ان معنوں میں نہیں کہ باقاعدہ وقف کیا ہو، مگر اپنے طور پر اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کیا اور پولینڈ، چیکوسلواکیہ میں بھی آپ نے پیغام حق پہنچایا۔

اب ایک اور صاحب **احمد دین صاحب** فیکٹری ایریا ربوہ کی نماز جنازہ کا میں اعلان کرتا ہوں۔ یہ واقف زندگی تو نہیں ہیں لیکن ان کے بیٹے نے جو مربی سلسلہ ہیں مجھے اطلاع دی ہے کہ میں نے ان کے ابا کے نام ۱۹۹۳ء کے ایک خط میں یہ وعدہ کیا تھا جس خط کی نقل انہوں نے بھجوائی ہے کہ میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کون پہلے فوت ہو لیکن جو میرا وعدہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کروانا تھا۔ چنانچہ اپنے وعدہ کے موافق میں آج ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

اب جیسا کہ میں نے اعلان کیا ہے انشاء اللہ نماز جنازہ غائب ہو گی۔ جمعہ کے بعد دوست سنتیں پڑھ لیں پھر ان سب کا جن کا اعلان کیا ہے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جائے گی۔

بیسویں صدی میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہونے والی چند پیشگوئیاں

مکرم عبدالمالک صاحب لاہور

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ''عالم الغیب'' ہے یعنی غیب کی باتیں بتانے والا۔ علم اللہ سکھاتا ہے اور ہر انسان کو علم سکھاتا ہے جس کو ہم ان پڑھ کہتے ہیں اس کو بھی علم ہوتا ہے اور جب وہ کسی سے پوچھتا ہے تو علم حاصل کر رہا ہوتا ہے اس دنیا میں سب سے زیادہ علم اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو سکھاتا ہے اور اس علم کی روشنی سے دنیا کو ہدایت ملتی ہے اور ان کا محبوب حقیقی سے تعلق بن جاتا ہے۔ علم غیب سے خود انسان کچھ نہیں سیکھتا بلکہ عالم الغیب اللہ اس کا علم خود دیتا ہے۔ مثلاً کسی کو سچی خواب آئی کہ اس کے ہاں بیٹا ہوا ہے جب عملاً ایسا ہوا تو وہ عالم الغیب کا علم تھا جس نے اس کو بتایا تھا کہ بیٹا ہوگا اس طرح سے ہزاروں واقعات کتب میں درج ہیں کہ اولیاء اللہ کو آئندہ کے زمانہ کے بارہ میں بعض باتیں بتائیں اور پھر وہ پوری ہوئیں بعض من وعن پوری ہوگئی بعض کی تعبیر کرنی پڑی اور بعض کی تاویل کرنی پڑتی ہے بہر حال یہ اس کا نظام علمِ غیب ہے جس طرح سے چاہے بتا دیتا ہے۔

روز اوّل سے آج تک تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ سب زمانوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو غیب کی باتیں بتائیں جو پیشگوئیاں کہلاتی ہے اور آنے والے وقتوں میں پوری ہوئیں مثلاً آخری زمانہ کے لئے ہادی اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی اطلاع پہلے انبیاء علیہم السلام نے بھی دی اور پھر بڑی شان سے پوری ہوئی بلکہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہزاروں سال قبل دُعا مانگی تھی کہ اے اللہ ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میری ذریت میں سے ہو جو خدا تعالیٰ نے قبول کی۔ جس طرح سے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء تشریف لائے اور انہوں نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر غیب کی باتیں بتائیں جو پوری ہوتی گئی مگر دائمی شریعت والا آخری ہدایت کی کتاب لانے والا صرف ایک ہی رسول ہے جو سب سے افضل جس کا مقام سب سے بلند ہے جس کو تا قیامت خدا تعالیٰ نے بہت سے امور غیبیہ سے اطلاع دی جو من وعن پوری ہوئیں اور ہوتی جائیں گی۔ جو آپ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے کیونکہ وہ کامل اسوہ ہیں۔ عیسوی صدی کے دو ہزار سال گزر گئے ہیں اکیسویں صدی شروع ہوگئی ہے اس سو سال میں یعنی (۱۹۰۱ سے ۲۰۰۰ء) تک حضرت مخبر صادق ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئیاں جو اس سو سال میں پوری ہوئیں درج ذیل ہیں یہ وہ غیب کی خبریں تھی جو آپ نے اپنے صحابہ کو بتائیں جسے حدیث کے اماموں نے کتب احادیث میں درج کیا جس کا نسلاً بعد نسلٍ مطالعہ ہوتا رہا حتیٰ کہ ہجری کے بھی سو سال پورے ہوگئے اور چودھویں صدی سے پندرھویں صدی آگئی اور وہ باتیں جو آپ نے اللہ رب العالمین سے اطلاع پاکر بیان کیں پوری ہوگئی۔ کئی نسلوں نے اس کا مطالعہ کیا کئی ہزار انسان اس تمنا میں دنیا سے رخصت ہوگئے کہ کاش ہمارے وقت میں یہ بات پوری ہو مگر اس کے پورے ہونے کا وقت اللہ کو معلوم تھا کیونکہ عالم الغیب اس کی ذات ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

☆- اس وقت مساجد کو آراستہ کریں گے۔ (کنز العمال جلد ۱۴ روایت ۳۹۷۲۶)

☆- فحش کثرت سے پھیل جائے گا لوگ اس پر ناز کریں گے۔ (ترمذی ابواب الفتن)

☆- شراب بہت پی جاوے گی۔ (مسلم کتاب العلم)

☆- جوئے کی کثرت ہوگی۔ (کنز العمال جلد ۱۴)

☆- نفس زکیہ مارا جائے گا۔ (حج الکرامہ فی آثار القیامۃ)

☆- پاک نفس انسان کا تلاش کرنا ناممکن ہوجائے گا۔

☆- اضاعتِ امانت ہے یعنی امانت اٹھ جائے گی۔ (ترمذی ابواب الفتن)

☆- لوگ ماں باپ سے حسن سلوک نہ کریں گے بلکہ دوستوں سے سلوک کریں گے (ترمذی)

☆- صاحب مال کی تعظیم ہوگی۔ (ترمذی)

☆- مؤمن لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔ (حج الکرامہ)

☆- صفوف لمبی ہوں گی لیکن زبانیں مختلف ہوں گی۔ (کنز العمال)

☆- دنیا کے ہر ملک سے لوگ حج پر آتے ہیں ہر ایک کی اپنی زبان ہے جو وہ بولتا ہے مگر ایک صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

☆- عورتیں باوجود لباس کے ننگی ہوں گی۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

عورتیں اونٹ کے کوہان کی طرح سر کے بالوں کو رکھیں گی۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

☆- حضرت ابن عباسؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے کہ اس وقت عورت اپنے خاوند کے ساتھ ملکر تجارت کرے گی۔ (حج الکرامہ)

☆- عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی اور گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ بلکہ مردوں پر حکمران ہوں گی (کنز العمال)

☆- مرد عورتوں کی طرح زینت کریں گے اور ان کی شکلیں اختیار کریں گے۔ (حج الکرامہ)

☆- طاعون پڑے گی۔ (ترمذی)

☆- حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

☆- اس وقت ایک بیماری ہوگی جو ناک سے تعلق رکھے گی جس سے کثرت سے لوگ مر جائیں گے۔ اس سے مراد انفلونزا ہے اس بیماری سے ۱۹۱۸ء میں دنیا بھر میں دو کروڑ آدمی دنیا بھر میں مرگئے حالانکہ پانچ سالہ عالمگیر جنگ اوّل میں صرف ساٹھ لاکھ انسان مرا تھا۔

☆- عورتیں مردوں سے زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورت کا ایک مرد نگران ہوگا۔ (ترمذی)

☆- سواری کی اونٹنیاں ترک کردی جائیں گی۔ (مسلم)

☆- سونا زیادہ ہو جائے گا اور چاندی لوگوں سے مفقود ہو جائے گی۔ (حج الکرامہ)

☆- سود خوری زیادہ ہو جائے گی۔

☆- کثرت سے زلزلے آویں گے۔ (حج الکرامہ)

یکم جنوری ۱۹۰۱ء سے بیسویں صدی شروع ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک غور کریں خود مشاہدہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اس سو سالہ دور میں مساجد بہت خوبصورت بنیں فحاشی بذریعہ ریڈیو TV/VCR خوب پھیلی شراب کثرت سے پی گئی بلکہ گھروں سے نکل کر گلی اور بازاروں میں عام پی گئی۔ جوئے کی کثرت اس قدر ہے کہ امیر ممالک تو کجا غریب ملک بھی اس لعنت میں شریک ہوگئے۔ نفس ذکیہ اور نیکیوں میں ترقی کرنے والوں کی بجائے انسان وحشی بن گیا اور نفس امارہ کا شکار ہوا ہے اور نیک انسان کا ملنا مشکل ہے۔ امانت اٹھ گئی ہے پہلے زمانوں میں غریب بد دیانت غربت کی وجہ سے ہوتا تھا اب حرص زر میں امراء وزراء صدرانِ مملکت اور وزیر اعظم تک ملوث ہیں۔ حکم قرآن ہے ماں باپ سے اُف نہ کرو اب اولاد ان کی بے عزتی کرتی ہے اور دوستوں کا احترام کرتی ہے۔ جو صاحب مال ہے وہ عزت والا ہے۔ جو صاحب تقویٰ ہے وہ حقیر متصور ہوتا ہے۔ اللہ والے لونڈی سے بھی زیادہ کم درجہ کے سمجھے جاتے ہیں۔ عورتوں کا لباس عورتوں کے سر کے بال دیکھ لیں کس طرح لفظ بلفظ پورے ہوئے ہیں۔ تجارت عورت کے بغیر چلنی مشکل ہوگئی ہے۔ مرد عورتوں کا لباس اور عورتیں مردوں کا لباس پہن کر فخر محسوس کرتی ہیں۔ مرد کی زینت داڑھی اور مونچھ ہوتی تھی اب اس کی جگہ کلین شیو ہے۔ طاعون بھی اس صدی میں (۱۹۰۵ء) میں پڑی اور ہزاروں انسان ہلاک ہوئے۔ آبادی کے لحاظ سے آج مردوں کی تعداد کم اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اونٹنیاں بے کار ہوگئیں خچر اور گھوڑے کی سواری ختم ہوگئی اس کی جگہ کار، ریل گاڑی، ہوائی جہاز، سکوٹر، موٹر سائیکل، سائیکل نے لے لی اور سفر آسان ہوگئے ہیں۔ آج دنیا میں سونا بہت زیادہ ہے چاندی کم ہے پھر سودی کاروبار اس کثرت سے ہے کہ کوئی کاروبار کوئی فیکٹری کوئی کمپنی کوئی ملک اس کے بغیر نہیں چل رہا اور کھلے عام سود لیا جا رہا ہے اور دینا پڑ رہا ہے۔ پہلی صدی سے لیکر انیسویں صدی تک اس قدر زلزلے آئے جس قدر بیسویں صدی میں زلزلے آئے اس قدر انسان مرے اور اس قدر مال اور املاک کا نقصان ہوا ہے جو اس پیشگوئی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور جس میں انسان کا ذرہ بھر بھی دخل نہیں ہے۔

یہ چند ایک پیشگوئیاں ہیں جن کا مجھے علم ہے جو اس سو سال میں من وعن پوری ہوئیں جس میں سے کسی کی تعبیر کی ضرورت نہیں ہے جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ اور تازہ ثبوت ہے جو آپ کو اللہ رب العالمین نے بتایا آپ نے لوگوں کو بتا دیا اور آج ان باتوں کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے خود دیکھ لیا ہے دل اور دماغ بلکہ جسم کا ذرّہ ذرّہ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہے جس نے غیب کی باتوں کو حاضر کر دکھایا اور ہزاروں درود و سلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی طفیل یہ غیب کی بات ہم تک پہنچی۔

اللہ ہمارے یقین اور ایمان میں مزید ترقی دے اور ایسی عبادت کی توفیق دے جس سے تیری رضا مل جائے اور ہمارا انجام بخیر ہو۔

☆☆☆

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

پاکستان میں اسلام کی حالت زار پر نواب بھوپال کی بیٹی عابدہ سلطان کا تبصرہ

پاکستانی اخبار روزنامہ جنگ میں ۵ اگست کو نواب بھوپال کی بیٹی عابدہ سلطان کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جسے ہم روزنامہ ہندسماچار جالندھر کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں

''مرحوم نواب بھوپال حمید اللہ کی بیٹی شہزادی عابدہ سلطان نے جو 1950 میں پاکستان میں آباد ہوگئی تھیں اردو روزنامہ ''جنگ'' کے ساتھ ایک طویل انٹرویو میں پاکستان کے حالات پر بھاری مایوسی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ایک بھی سیاست دان ایسا نہیں ہے جو مخلص اور دیانتدار ہو۔ مذہبی جماعتوں اور علماء کی سرگرمیوں پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے اسلام کو لاؤڈ سپیکر کا اسلام بنا کر رکھ دیا ہے اور وہ ذاتی مفاد کے لئے کسی کو شہید قرار دے دیتے ہیں اور اپنے مقصد کیلئے جہاد کا نعرہ بلند کر دیتے ہیں انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ مسلم لیگ کے لیڈر محمد علی جناح کی بہن مس فاطمہ جناح کو صدر یا وزیر اعظم بننے کی صورت میں پاگل قرار دینے یا قتل کر دینے کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔

عابدہ بیگم نے پاکستان میں مہاجروں کی حالت زار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حالت کا اس امر سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایوب نے مہاجروں سے کہا تھا کہ سندھ کے آگے سمندر ہے۔

انہوں نے انٹرویو میں یہ بھی بتایا کہ نواب جونا گڑھ جب بھاگ کر پاکستان پہنچا تو پاکستانی حکام نے اس کی ساری دولت ضبط کر لی اور اس کا اثر یہ ہوا کہ مہاراجہ جودھپور جو پاکستان میں شمولیت کے لئے جناح سے بات کر رہا تھا یہ سوچ کر پیچھے ہٹ گیا کہ اگر پاکستان میں مسلم ریاستی حکمران سے یہ سلوک ہوسکتا ہے تو اس کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوگا۔ عابدہ سلطان نے مس فاطمہ جناح کے ایوب کے مقابلہ میں چناؤ لڑنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ چناؤ ہاری نہیں تھیں بلکہ انہیں ہروایا گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ یہاں الیکشن کل بھی ڈھونگ تھے آج بھی ڈھونگ ہیں ایوب خاں نے ووٹوں میں بڑی گڑبڑ کروائی تھی کوئی مجھے بتائے کہ یہاں کے عوام کس طرح آواز اٹھا سکتے تھے میرا تجربہ ہے کہ پاکستان کے سیاست دان محب وطن اور مخلص نہیں ہیں، جھوٹے اور بے ایمان ہیں۔ سیاست دانوں میں کوئی سچا اور مخلص نہیں ملا۔ بڑے بڑے سیاست دان فاطمہ جناح کے ہمدرد بنے ہوئے تھے اس زمانے میں پانچ جماعتوں کے سربراہوں کی ایک پارٹی تھی جس کا نام کوپ تھا ان نے مس جناح کو اس لئے چنا تھا کہ وہ قائد اعظم کی بہن ہیں۔ لہٰذا ان کو ووٹ زیادہ ملیں گے مگر پارٹی کے تمام سربراہ اندر سے ان کے خلاف تھے ان کا منصوبہ تھا کہ فاطمہ جناح صدر یا وزیر اعظم بن جائیں تو عوام میں انہیں پاگل قرار دلوادیں گے۔ دوسرا پلان یہ تھا کہ ان کی شادی ہوچکی تھی ان کا شوہر ہندوستان میں ہے اور ان کے پاس پاکستانی شہریت ہی نہیں ہے۔ تیسرا منصوبہ یہ تھا کہ اچانک ان کو قتل کر دیا جائے۔ اس سے آپ اندازہ کرلیں کہ ان کی پارٹی والے ان کے کتنے مخلص تھے ایسے میں ایوب خان کے خلاف آواز کون اٹھاتا؟

س۔ کیا آپ کی نگاہ میں ایک بھی سیاست دان قابل اعتبار نہیں ہے؟

ج۔ میں یہ بات بڑے تجربے کے بعد کہہ رہی ہوں کہ پاکستان میں کوئی سیاست دان قابل اعتبار نہیں ہے وطن میں کیا ہو رہا ہے۔ ملک کے حالات کیا رخ اختیار کر رہے ہیں لوگ کن مسائل کا شکار ہیں۔ اس سے سیاست دانوں کو کوئی سروکار نہیں ہر جماعت کا سربراہ اپنی دوکان چمکانے میں لگا ہوا ہے۔ صرف اپنے مفادات کو پیش نظر رکھتا ہے۔

س۔ علماء کے کردار کے بارے میں کچھ فرمائیں؟۔

ج۔ اس سلسلہ میں زبان نہ کھلوائیں تو بہتر ہے معاف کیجئے۔ ہمارے علماء کا کردار سیاست دانوں سے کسی طرح کم نہیں۔ اب تو ہمارا اسلام لاؤڈ سپیکر کا اسلام بن کر رہ گیا ہے۔ وہ خلوص وہ منطق وہ لاجک باقی نہیں رہی جو اسلام کی روح تھی۔ ہمارا اسلام تو فرقوں اور گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔ آپ کس اسلام کی بات کر رہے ہیں۔ لوگوں کو یہی نہیں معلوم کہ عالم کیا ہوتا ہے اور عالم کو یہ نہیں معلوم کہ میری اصل ذمہ داری کیا ہے۔ جس کی داڑھی ہے وہ فتویٰ صادر کر دیتا ہے آج کے علماء کا کردار تو یہ ہے کہ وہ جس کو چاہتے ہیں شہید قرار دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں جہاد کا فتویٰ دے دیتے ہیں۔ ہر مذہبی جماعت اسلامی نظام اور اسلامی انقلاب کی بات کرتی ہے لیکن ان کا عمل اس کے برعکس ہے مذہبی جماعتوں کے رہنما بھی ایک دوسرے کو کافر قرار دینے میں بڑے فراخ دل ہیں عام لوگوں میں منافرت پیدا کرتے ہیں کہ فلاں جماعت والوں سے دور رہنا وہ ہمارے مسلک کو نہیں مانتے فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا۔ لیکن جب الیکشن کے دوران ان کا اتحاد بنتا ہے تو ایک مسلک کا عالم دوسرے مسلک کے عالم کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے یہ دوعملی نہیں تو کیا ہے؟ میرے نقطہ نظر سے علماء کا کردار شفاف ہونا چاہئے باعمل عالم قوم کو گمراہ نہیں کرتا۔ لوگوں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرتا ہے ہر مذہبی جماعت نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہوئی ہے وہ اس دائرے سے نکلنے کیلئے تیار نہیں ہیں وہ سوچتے ہیں کہ ہم اگر اس دائرے سے باہر آگئے تو ہماری دال روٹی کیسے چلے گی" سب مذہبی جماعتیں یکجا ہوگئیں تو ہماری چودھراہٹ ختم ہو جائے گی۔ مغرب اور فجر کی اذانیں آدھے گھنٹے تک ہوتی رہتی ہیں۔ ہم کون سی اذان کو مانیں یہ بریلوی ہے وہ دیو بندی ہے۔ یہ شیعہ ہے وہ سنی ہے یہ اہل حدیث ہے وہ جماعت اسلامی ہے یہ سپاہ صحابہ ہے وہ سپاہ محمد ہے اس صورت حال میں کس اسلام کی بات کی جائے۔ اپنی شناخت کیلئے لوگوں نے مختلف طریقے بنائے ہوئے ہیں۔ اس فرقہ واریت کا ذمہ دار کون ہے؟ اس صورت حال کا تدارک کیسے ممکن ہے ان سوالوں کا جواب نہ تو مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کے پاس ہے اور نہ حکمرانوں کے پاس اس کا کوئی حل ہے۔ حکمران خود مصلحت کا شکار ہیں۔

بدر :۔ پاکستان کے یہی وہ پکے مسلمان اور پکے علماء ہیں جن سب نے ملکر جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیا ہے۔ عجیب بات ہے سب کافر ملکر جماعت احمدیہ کو کافر قرار دے رہے ہیں۔

☆ ☆ ☆

ہر مذہبی جماعت اسلامی نظام اور اسلامی انقلاب کی بات کرتی ہے لیکن ان کا عمل اس کے برعکس ہے مذہبی جماعتوں کے رہنما بھی ایک دوسرے کو کافر قرار دینے میں بڑے فراخدل ہیں عام لوگوں میں منافرت پیدا کرتے ہیں کہ فلاں جماعت والوں سے دور رہنا۔ وہ ہمارے مسلک کو نہیں مانتے فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا لیکن جب الیکشن کے دوران ان کا اتحاد بنتا ہے تو ایک مسلک کا عالم دوسرے مسلک کے عالم کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے۔

☆ ۔جس کی داڑھی ہے وہ فتویٰ صادر کر دیتا ہے۔

☆ ۔مغرب اور فجر کی اذانیں آدھ گھنٹہ تک ہوتی رہتی ہیں۔

☆ ۔یہ بریلوی ہے وہ دیو بندی ہے۔ یہ شیعہ ہے۔ وہ سنی ہے یہ اہل حدیث ہے وہ جماعت اسلامی ہے۔ یہ سپاہ صحابہ ہے وہ سپاہ محمد ہے۔

ارشاد نبویؐ

اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

کن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:۔

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینٹنک لین کلکتہ 700001

دکان۔ 248-5222, 248-1652, 243-0794

رہائش۔ 237-0471, 237-8468

تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-6749 FAX NO: 91-33-236-9893

گلدستہ درویشان کے وہ پھول جو مرجھا گئے

مکرم مستری محمد دین صاحب کا ذکر خیر

حکیم بدرالدین عامل بھٹہ سابق جنرل سکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

۱۹۴۶ء کو ایک دفعہ بعد نماز عصر خاکسار اور میرے دوست مکرم محمد عامل صاحب بدر اور مکرم ناصر احمد صاحب بہشتی مقبرہ سے دُعا کر کے آرہے تھے۔ مکرم مستری محمد دین صاحب اپنے مکان کے سامنے ہوا کھا رہے تھے غالباً کام سے واپس لوٹ کر آئے تھے۔ یہ دن موسم گرما کا ایک پورا جوان دن تھا۔ جونہی ہم قریب پہنچے مکرم مستری صاحب نے اپنے برادر نسبتی کو دیکھ کر کہا ناصر کدھر سے آرہے ہو رکو اور گرمی ہے پانی پی کر جاؤ ناصر صاحب کے اصرار پر ہم دونوں بھی رک گئے۔ اور مکرم مستری محمد دین صاحب کی ضیافت سے جو شکنجوی کی صورت میں تھی سیر ہوئے۔ یہ تھی میری مکرم مستری محمد دین صاحب سے پہلی ملاقات اس کے بعد متعدد مرتبہ بہشتی مقبرہ آتے جاتے آپ سے ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد قادیان میں خدمت کیلئے جہاں اور ۳۱۳ افراد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ وہاں مکرم مستری صاحب نے بھی اور خاکسار نے بھی اپنے آپ کو پیش کر دیا۔

اب ہم اس کا نام مقدس مقامات کی حفاظت رکھ لیں۔ یا خدمت مقامات مقدسہ۔ یا خدمت سلسلہ مگر در حقیقت یہ قادیان میں آباد رہنے کا عہد تھا زندہ حالت میں بھی اور مرکر بھی۔ اگر حالات ایسے ہو جائیں کہ زندہ رہنا ناممکن ہو جائے تو پھر بھی از خود ان مقامات کو نہیں چھوڑنا بلکہ اپنی لاشوں سے بھی انہیں آباد رکھنا ہے۔ یہ پختہ عہد تھا۔ جو درویشی کی علتِ غائی تھا۔ اور الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر قائم رہنے کی توفیق دی اور ہمارے اکثر بھائی اپنا عہد وفا نبھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں آسودہ ہیں۔ اور اب جبکہ میں یہ نوٹ لکھ رہا ہوں صرف ۴۶ افراد ان میں سے حین حیات ہیں۔ اور اپنی باری کے منتظر ہیں۔ مکرم مستری محمد دین صاحب سلسلہ کے فدائی افراد میں سے تھے۔ کبھی بھی انہوں نے اپنے مفاد کو سلسلہ کے مفاد کے برابر نہیں سمجھا اور ہمیشہ بڑی وفاداری اور اخلاص سے جو خدمت بھی سپرد ہوئی اس کو پوری مستعدی اور رازداری سے ادا کیا سلسلہ کے تعمیراتی کام جو تقسیم ملک کے بعد ہنگامی طور پر درپیش ہوئے دن دیکھا نہ رات جس طرح افسران سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہدایت ہوئی نہایت حسن خوبی سے سر انجام دیا۔ سب کاموں کی تفصیل یہاں نہیں دی جا سکتی۔

۱۹۵۵ء میں ایک عظیم بارش ہوئی جس نے سیلاب کی صورت پیدا کر دی اور احمدیہ ایریا ۸۰ فیصد مکانات اس سے متاثر ہوئے۔ اس وقت یہاں کوئی بھی بلڈنگ انجینیر یا اوورسیر نہ تھا۔ تمام کام مستری صاحب کی ہی نگرانی اور مشورہ کے مطابق ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تھوڑے ہی عرصہ میں نہایت کم خرچ میں مکانات پھر سے قابل رہائش ہو گئے۔ نہ صرف مکانات ہی مکمل ہوئے بلکہ درویشان میں سے پانچ افراد معماری کا کام کرنے کے فن میں ٹرینڈ ہو گئے۔

دیگر خاندانی حالات اس طرح ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام حضرت میاں عمر دین صاحب رضی اللہ عنہ تھا آپ صحابہ میں سے تھے اور موضع سیکھواں کے رہنے والے تھے اور پیدائشی احمدی تھے۔ پرائمری تک تعلیم پائی تھی۔ پھر ہوش سنبھالنے پر قادیان میں مکرم مستری عباداللہ صاحب سے معماری کا کام سیکھا اور ۱۹۳۹ء میں دوسری عالم گیر جنگ شروع ہونے پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر فوج میں بھرتی ہو گئے ۱۹۴۵ء میں جنگ ختم ہونے پر واپس آگئے اور اپنے برادر نسبتی مکرم ناصر احمد صاحب سے مل کر نئے سائیکلوں کی دوکان کھول لی اور ۱۹۴۷ء میں فسادات شروع ہونے کے باعث کاروبار اچھی طرح نہ چل سکا۔ اور تقسیم ملک کے بعد جب محلہ جات احمدیہ آبادی سے خالی ہو گئے تو سائیکلوں کی دوکان بھی لوٹ کھسوٹ کا شکار ہو گئی۔ اور ازاں بعد حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر ۳۱۳ درویشان میں رہنے کیلئے اپنے آپ کو پیش کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی پیشکش قبول ہوئی اور آپ درویشوں میں رہ کر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث ہوئے۔

آپ کی شادی موضع بگول میں ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اہلیہ سے نہایت اعلیٰ صلاحیتوں والی اولاد سے نوازا۔ سب سے بڑا بیٹا مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ آپ نہایت کامیاب مبلغین میں سے تھے۔ اس امر کو بڑا ہی اندوہ گین صدمہ خیال کیا جاتا ہے کہ بیٹے کا جنازہ باپ کے کندھوں پر اٹھے۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس ۲۰ سال نہایت شاندار تبلیغی خدمات کے بعد اچانک وفات پاگئے اور مکرم مستری محمد دین صاحب نے اس عظیم صدمہ کو بڑی پامردی سے برداشت کیا۔ اور نہایت صبر سے اپنے جواں سال بیٹے کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے سفر پر روانہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

آپ کی اولاد چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں سب ہی نیک صالح اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت رکھنے والے اور اپنے اپنے رنگ میں خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے۔

مستری صاحب کو ضیق النفس کا عارضہ جوانی ہی سے تھا۔ جو آپ کا ساری عمر کا ساتھی رہا اور آہستہ آہستہ مرض کے بڑھ جانے اور ساتھ ساتھ کمزوری دل کا عارضہ بھی شامل ہو جانے کے باعث آپ نہایت کمزور ہو چکے تھے۔ آخر اسی عارضہ میں آپ نے بڑی کامیاب زندگی گزار کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی پیدائش ۱۹۲۰ء اور تاریخ وفات ۹۷-۳-۳۰ ہے۔ آپ موصی تھے آپ کی تدفین قطعہ خاص درویشان میں ہوئی۔

☆☆☆

دعائے مغفرت

● میرے پھوپھی زاد بھائی وتایا زاد بہنوئی محترم شیر محمد صاحب۔ باورچی حضور انور مورخہ ۲۱ جولائی کو ۶۵ سال کی عمر میں لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دیرینہ خادم خاص کی مورخہ ۲۵ جولائی بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے سامنے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ انہوں نے ۵۱ سال تک جماعت احمدیہ کے تینوں خلفاء کے ذاتی خادم کے طور پر خدمت سرانجام دی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس خدمت کا آغاز کیا۔ حضرت ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو کھانا پکانے کی تربیت دی۔ آپ اس میدان میں خوب ماہر فن تھے۔ خلافت ثانیہ کے بعد خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ میں آپ نے اس خدمت کے سلسلہ کو بڑی عمدگی اور فدا کاری سے سرانجام دیا، حضور انور کی ہجرت کے وقت آپ بھی لندن چلے گئے۔ آپ بہت مخلص محنتی دیانت دار اور خاندانی ملازم تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ قادیان دارالامان میں آپ کے ماموں محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش مرحوم وعمر دین صاحب دہلوی ہیں مرحوم موصی تھے نماز جنازہ کے بعد آپ کی میت پاکستان لے جائی گئی جہاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔

(محمد لقمان دہلوی قادیان)

● افسوس! مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان ۱۴ اگست کو صبح چار بجے بعمر ۶۶ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ گذشتہ کچھ سالوں سے مختلف عوارض سے بیمار تھیں۔ اور چند روز قبل گرنے کے سبب احمدیہ ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔ مرحومہ قریشی حبیب احمد صاحب آف بریلی کی بیٹی تھیں آپ کا خاندان پرانا احمدی تھا اور احمدیت سے فدائیت ومحبت کا تعلق تھا۔ ۱۹۵۱ء میں آپ کی شادی ہوئی اور آپ قادیان تشریف لائیں نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ربوہ میں پڑھایا۔ اس طرح درویشان کے ساتھ قادیان کی آبادی کا باعث بنیں اور دور درویشی نہایت صبر وشکر سے گذارا۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ملنسار اور سلسلہ احمدیہ سے دلی وابستگی رکھنے والی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے غمزدہ خاوند اور چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جبکہ ایک بیٹی گذشتہ سال وفات پاگئی تھیں۔ اسی دن بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

مرحومہ کی ایک بیٹی امۃ المتین رضوانہ کا امریکہ میں سر کی رسولی کا ۹ فروری ۲۰۰۱ کو آپریشن ہوا تھا اپریشن کے کچھ گھنٹے بعد دماغ میں خون بہہ جانے کے باعث چھ ماہ سے صاحب فراش ہیں عزیزہ کی شفائے کاملہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

● خاکسار کے والد جناب منصور خان صاحب مورخہ 25/5/01 کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد مرحوم کی مغفرت درجات کی بلندی وجنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(رعاشق خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ نگاؤں)

● خاکسار کے والد محترم مقبول حسین خان صاحب مورخہ 6/8/01 کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد مرحوم جماعت احمدیہ تالبر کوٹ اڑیسہ کے سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے والوں میں سے تھے۔ مرحوم کے ذریعہ سے تمام کنبہ والے جماعت میں داخل ہوئے۔ بہت دعا گو اور نیک تھے۔ اور اپنی جوانی کی عمر میں تالبر کوٹ سے آکر کیرنگ میں مستقل مقیم ہو گئے تھے۔ والد مرحوم کی درجات کی بلندی جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/200روپے)

(ڈاکٹر منظور حسین کیرنگ اڑیسہ)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ کاسرلہ پہاڑ کے زیر اہتمام ۱۵ جون کو صبح آٹھ بجے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب امیر صوبائی ونگران صاحب اعلیٰ کے زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم سعید احمد صاحب صدر جماعت کاسرلہ پہاڑ نے کی اور مکرم مولوی محمد نعیم صاحب معلم وقف جدید بیرون نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے سنایا بعدہ مکرم ومحترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی خاکسار محمد حبیب اللہ شریف سرکل انچارج نلگنڈہ نے مولوی صاحب کی تقریر کا تلگو زبان میں ترجمہ کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب صوبائی نے دُعا کروائی۔

☆۔مورخہ 5.6.01 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز جھارکھنڈ میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم شرافت احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ کرامت احمد نے کی مکرم اکبر خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی اس کے بعد مدرسۃ المعلمین ومدرسہ احمدیہ کے طلباء نے آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرتؐ سے عشق پر تقریر کی صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اور لوگوں میں شیرینی تقسیم کی گئی اس جلسہ میں کثیر تعداد میں مرد و زن حاضر تھے۔

(سیف اللہ خان معلم وقف جدید بیرون موسیٰ بنی مائنز جھارکھنڈ)

☆۔جماعت احمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام 24 جون کو مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا شاندار انعقاد کیا گیا جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر احمد عبد الحلیم صاحبؒ کی خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم مجیب اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب، مکرم قریشی محمد عظمت اللہ صاحب۔ مکرم مولوی طارق احمد صاحب، مکرم برکات احمد صاحب سلیم اور خاکسار نے تقریر کی جبکہ عزیز صباحت احمد اور ولی عمر شریف نے نظم پڑھی بعدہ صدر اجلاس نے مختصر تقریر کی جلسہ کے دوران تمام شرکاء کی چائے اور بسکٹ سے تواضع بھی کی گئی۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ بنگلور)

الحمد للہ اس سال جلسہ سیرۃ النبی مورخہ 5/8/01 کو جڑچرلہ میں منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز میر احمد عارف صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت اور نظم کے علاوہ تقاریر کی گئیں۔ قریبی اضلاع سے اطفال اور لجنہ ناصرات کی ممبرات نے بھی شرکت کی۔ (سید سرفراز حسین قائد خدام الاحمدیہ جڑچرلہ)

سوبری (ہریانہ):- مکرم امام الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوبری میں منعقد ہوا۔ تلاوت عزیز پرویز نے کی۔ تین تقاریر بکرم سجاد احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم عالم دین صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار کی ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم امام الدین صاحب نے چار صد غرباء کو کھانا کھلایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

پردانہ (ہریانہ):- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پردانہ میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم ونود صاحب نے کی۔ مکرم سنیل احمد صاحب اور مکرم نصیر الدین صاحب نے تقریر کی۔ تیسری تقریر ایک غیر احمدی مولوی نے کی۔ خاکسار کی تقریر اور دُعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

شیو کالونی (ہریانہ):- مورخہ ۰۱-۶-۵ کو شیو کالونی میں جلسہ ہوا۔ تلاوت مکرم سجاد احمد صاحب نے کی اور اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے بارہ میں کچھ عرض کیا دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔ (سفیر احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سیدشوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

چندہ تحریکِ جدید کی اہمیت و برکات

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کیلئے خدا تعالیٰ سے اذن پاکر عظیم الشان تحریک تحریک جدید کا اجراء فرمایا تھا۔ اس وقت سے آج تک سلسلہ کے فدائین اس میں حصہ لیتے آرہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث اُن دعاؤں کے نتیجہ میں بن رہے ہیں جو کہ بانی تحریکِ جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اسلام اور احمدیت کے مشن دنیا کے کونے کونے میں قائم ہو چکے ہیں۔ جو کہ انسانیت کی خدمت کیلئے وقف ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۵ر نومبر ۱۹۹۳ء میں فرمایا تھا کہ:

”چندہ عام کے بعد سب سے زیادہ اہم تحریک جو عمومی طور پر جماعت کیلئے جاری فرمائی گئی ہے۔ وہ تحریک جدید کا چندہ ہے کیونکہ اس کا تعلق ساری دنیا میں اشاعتِ اسلام سے ہے“۔

(منقول از اخبار بدر ۲۰ر جنوری ۱۹۹۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو مبائعین کو بھی خاص طور پر اس بابرکت چندہ میں شامل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لنڈن نے زیر مکتوب نمبر VMA2509/25-11-2000 حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد بھجوایا ہے کہ:-

”تحریک جدید کے وعدہ جات کے حصول کیلئے خصوصی مساعی بروئے کار لاکر زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو اس بابرکت تحریک میں شامل فرمائیں بالخصوص نو مبائعین کو اس تحریک کی اہمیت بتا کر اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی جائے۔ تاکہ وہ جماعت کے مالی نظام کا فعال حصہ بن سکیں“۔

لٰہذا احباب جماعت بھارت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک میں پچھلے سال کے اپنے وعدہ سے بڑھ کر حصہ لیں اور پھر اس کے مطابق ادائیگی بھی سال کے اندر اندر کردیں۔ تحریک جدید کا مالی سال یکم نومبر سے شروع ہو کر ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو جاتا ہے۔

اس کے دفاتر کی تفصیل اس طرح ہے:-

دفتر اوّل	۱۹۳۴ء تا ۱۹۴۴ء	دفتر سوم	۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۵ء
دفتر دوم	۱۹۴۴ء تا ۱۹۶۵ء	دفتر چہارم	۱۹۸۵ء تا (جاری)

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

ملکی سالانہ اجتماعات مجلس انصار اللہ خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت و مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ قادیان کے درج ذیل تفصیل کے مطابق منعقد کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

۱۔ سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت مورخہ 23-22 ستمبر 2001 بروز ہفتہ۔ اتوار

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مورخہ 26-25-24 ستمبر 2001 بروز سوموار۔ منگل۔ بدھ

۳۔ لجنہ اماء اللہ قادیان 26-25-24 ستمبر۔

اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

صنعتی نمائش بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جیسا کہ مجالس کو قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے کہ سال گزشتہ کی طرح امسال بھی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر قادیان میں صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں ہر ٹریڈ کے احباب اپنے اپنے صنعتی ماڈل پیش کرسکتے ہیں۔ اس میں شریک ہونے کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

ادم، دوم، سوم آنے والوں کو ”ایوارڈ“ دیے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں جملہ قائدین وعہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس میں پرزور تحریک کریں اور صاحبان صنعت وحرفت میں حصہ لینے کی بھرپور ترغیب دلائیں۔ جزاکم اللہ حصہ لینے والے تمام افراد سے درخواست ہے کہ اپنی شمولیت کی اطلاع قبل از وقت بھجوائیں تاکہ اس کے مطابق مناسب انتظام کیا جاسکے۔

(بشیر الشمس منتظم صنعتی نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کی میٹھی یادیں

ارشادِ رسول ہے اُذکروا موتکم بالخیر۔ اس ارشاد مبارک کی تعمیل میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کا کچھ ذکر خیر کرنا مقصود ہے۔

محترم مولانا خادم صاحب مرحوم کی سوانح حیات پر جس زاویے سے بھی جس قدر بھی روشنی ڈالی جائے اُسی قدر ایک خاص قسم کا لطف آتا ہے کیونکہ موصوف کی شخصیت واقعی کچھ تھی ہی ایسی۔ ان کی شخصیت سے جس نے بھی وابستگی حاصل کی ہے اُس نے یقیناً روحانیت سے حصہ پایا ہے۔ ناچیز کو بھی الحمد للہ کئی مواقع پر اگرچہ مرحوم سے کافی قرب نصیب ہوا لیکن ان کی عظمت کا صحیح اندازہ مجھے بھی نہ ہو سکا۔ مولانا مرحوم کی ایک سادہ سی شخصیت میں تنوع تھا۔ وہ ایک عاشق احمدیت عالم دین تھے اس رشتہ سے احمدی دنیا میں ان کی وقعت اور مقبولیت تھی خاص کر آپ ایک پر جوش سچے داعی حق ہونے کی حیثیت سے بھی احمدیوں میں مشہور و معروف تھے اس لئے دینی جلسوں اور اجتماعات میں ان کی تشریف آوری سے رونق ہو جاتی تھی موصوف مجیب الدعوات ہونے کی وجہ سے بھی عوام و خواص کے مرجع تھے۔ ان سب خوبیوں کے ساتھ وہ ان اخلاق کریمانہ سے بھی متصف تھے جو عباد الرحمٰن اور جماعت مومنین کا خاصہ ہیں اس لئے اپنوں کے ساتھ غیروں میں بھی مقبول تھے۔

1. محترم مولانا مرحوم کی کارگر رہنمائی ایک مرتبہ خاکسار کو حاصل ہوئی جن دنوں خاکسار علاقہ پونچھ میں تبلیغی فرائض سرانجام دے رہا تھا اور شیعہ حضرات سے اختلافی اُمور پر تبادلہ خیال کا موقعہ ملا ایک اختلافی مسئلے کے حل کے لئے مرحوم مولانا صاحب سے رہنمائی حاصل کی آپ نے برجستہ فرمایا ''مناظرہ مہت پور'' دیکھو چنانچہ خاکسار نے اس کتاب کو تلاش کر کے ذہنی الجھنوں سے رہائی حاصل کی اور بعد میں خاکسار نے جب مولانا مرحوم سے اس کا ذکر کیا تو بہت خوش ہوئے اور دعا دی۔

2. ایک مرتبہ مولانا مرحوم خاکسار کو مخاطب ہوئے اور دوران گفتگو فرمایا کہ ''مطالعہ کا سلسلہ کیسے جاری رکھے ہو'' میں نے کہا مولوی صاحب مطالعہ تو حسب توفیق کرتا ہی رہتا ہوں تب آپ نے خاکسار کو مخصوص انداز میں فرمایا ''علم کو بڑھانے کے لئے ہر داعی الی اللہ ہر مبلغ سلسلہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کے خطبات کا مکمل گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرے اس کے اندر معلومات کا اتھاہ ذخیرہ ہوتا ہے ٹھوس معلومات، اس کے مطالعہ سے ایک مبلغ بہت ساری کتابوں کے مطالعہ سے مستغنی ہو جاتا ہے'' اس بیان میں مولانا مرحوم کا خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

3. ایک مرتبہ مرحوم نے مبلغ کے تبلیغی اُمور کے سلسلہ میں فرمایا کہ عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ مرکز سے اگر کسی مبلغ کو کسی پرانی جماعت میں متعین کر دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتا ہے اس خیال سے کہ چلو اطمینان سے احمدی بھائیوں کے درمیان رہ کر اپنے فریضہ کو سرانجام دینگے فرمایا میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا مبلغ کو چاہئے کہ وہ شیر کی طرح بنے کسی کا مارا ہوا شکار نہ کھائے بلکہ خود اپنی کوشش سے شکار کرے اور کھائے۔ اس میں مرحوم کا اشارہ یہی لگتا ہے کہ ایک مبلغ نئے نئے علاقوں کی طرف بے خوف و خطر توکل علی اللہ میں نکل پڑے اور نئی نئی جماعتیں بنا کر اپنی بہادری کا ثبوت فراہم کرے۔

4. ایک مرتبہ ناچیز نے مرحوم مولانا خادم صاحب کو کہا کہ مولوی صاحب میں اخبار بدر کے پرانے فائیل دیکھ رہا تھا اتفاق سے آپکا بھی ایک دلچسپ واقعہ پڑھا وہ یہ کہ جب آپ بھاگلپور میں بحیثیت مبلغ سلسلہ متعین تھے تب آپنے مشن ہاؤس پر ایک انعامی بورڈ بھی ٹانگ رکھا تھا خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں راقم الحروف نے مولانا سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب ذرا زبانی بھی تو بتائیں کہ آپکے اُس انعامی تختے کے لٹکانے کے کوئی نتائج بھی بر آمد ہوئے تب مولوی صاحب مرحوم بہت خوش ہوئے اور مسکراتے ہوئے اس واقعہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ میرا وہ تختہ کا لٹکانا تھا کہ وہ میرے لئے خاص کر ایک مفید ذریعہ تبلیغ بن گیا آپنے بتایا کہ ہر مبلغ کو چاہئے کہ موقع اور محل کے مطابق نئے نئے تدابیر اختیار کرے اس سے پھر تبلیغی کوششوں کو وسعت حاصل ہو جاتی ہے۔

5. مولانا بشیر احمد صاحب خادم مرحوم میں اسلام کا نمایاں وصف ''وصف ضیافت'' بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا آپ دیگر عوام و خواص کے علاوہ خاص کر دینی شغف رکھنے والے حضرات علم دین سیکھنے والے طلباء کا غایت درجہ اکرام کرتے تھے۔ کچھ عرصہ موصوف نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تدریس کا فریضہ بھی سرانجام دیا ان دنوں میں دیکھا گیا ہے مولانا مرحوم طلباء کی دلجوئی اور وقت ضرورت ضیافت میں خوب فراخ دلی سے حصہ ڈالنے میں ایک لذت سی محسوس کرتے تھے۔

6. ایک نہایت ہی پیارا وصف مولانا بشیر احمد صاحب خادم کے اندر یہ تھا کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں کی طرف جب آپ دورہ کرتے خاص کر علاقہ اُڑیسہ کا دورہ کرتے تب آپ بے کس لاچار بیوگان یتامیٰ کا مکان تلاش کر کے مالی امداد کرنے حسب توفیق ضرورت پوری کرنے یا کروانے میں ایک لذت اور سرور محسوس کرتے اور یہ کام بھی آپکا اکثر ایسا ہوتا کہ ''دائیں ہاتھ سے دیتے تو بائیں کو علم نہ ہوتا تھا'' اس قسم کی مبارک خدمات کی توفیق مولانا خادم صاحب کو بارہا ملی کیونکہ آپ لمبے عرصہ تک صدر مجلس انصار اللہ بھارت ہونے کی وجہ سے بارہا مفاد سلسلہ کی خاطر دورہ فرماتے رہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا بشیر احمد صاحب خادم مرحوم حسن سیرت اور وسعت اخلاق کے بحر بیکراں تھے۔ فکر انسانیت فکر احمدیت، اور اصلاح امت کے لئے ہمہ وقت رواں دواں رہنے والے بزرگ وجود تھے۔ آج اگرچہ ہم میں مولانا موصوف موجود نہیں ہیں لیکن آپکی اوصاف حمیدہ کی یادیں زندہ ہیں۔ (سید قیام الدین برقؔ مبلغ سلسلہ بنارس)

قرارداد تعزیت بروفات محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ

26 / جولائی کے بدر سے یہ بے حد افسوسناک خبر ملی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور حضرت مریم بیگم صاحبہ کی بڑی صاحبزادی محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ 18 / جولائی کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترمہ صاحبزادی صاحبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بڑی بہن تھیں۔ اور محترم مظفر شاہ صاحب کی اہلیہ تھیں۔

ہم سب بہار کی لجنات و ناصرات پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لی خدمت میں صدمہ کے اس سوقعہ پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور صاحبزادی صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے۔ اور صاحبزادی صاحبہ کے تمام بچوں اور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (صوفیہ فضل احمد صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ بہار و جھارکھنڈ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

خاکسار کے بڑے بیٹے شکیل احمد صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ المہدی بنت مکرم پروفیسر اسحاق احمد صاحب آف میسور کے ساتھ مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ بنگلور نے مورخہ 19.6.01 کو بعد نماز مغرب 61000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ اُسی روز بعد نکاح رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

(بی ایم خلیل احمد بنگلور)

خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ شبنم کا نکاح مورخہ 1.3.01 کو مکرم قمر الدین صاحب ابن مکرم علی حسن صاحب ساکن میولی بزرگ فتحپور کے ساتھ مبلغ 30,000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی علی حسن صاحب نے پڑھایا اسی روز رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے احباب کرام سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (محمد اسمٰعیل آزاد نگر بہوہ فتحپور یوپی)

مکرم ناصر احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب بلجکر کا نکاح عزیزہ امۃ القیوم بنت شیخ چاند صاحب گڈے کے ساتھ مبلغ 5051 روپے حق مہر پر محترم مولوی مصلح الدین سعدی صاحب نے پڑھا بتاریخ 19.3.01 محلہ کھاری باولی میں نکاح کی تقریب عمل میں آئی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (نور الحق ہووڑی نمائندہ بدر یادگیر)

خاکسار کے بیٹے عزیزم ناصر احمد عزیز کا نکاح عزیزہ مسرت رعنا کوکب بنت مکرم منور احمد طاہر مرحوم کے ساتھ مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے ۹ اگست کو مسجد مبارک میں ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ کوکب مکرم الحاج مستری منظور احمد صاحب درویش کی پوتی ہے احباب کرام سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عزیز احمد صادق تلجلا کولکتہ)

☆ ...... عزیزہ طیبہ بیگم بنت مکرم مولوی بشارت احمد محمود صاحب ساکن چارکوٹ (پونچھ) کا نکاح مکرم محمد صغیر صاحب ابن مکرم فیروز الدین صاحب ساکن چھونگاں (پونچھ) کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے (40,000/-) حق مہر پر مورخہ 16/8/2001 کو مکرم مولوی بشارت احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ پونچھ نے چارکوٹ میں پڑھا۔ احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ (اعانت بدر -/100) (عنایت اللہ منڈاشی نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم منور احمد کو مورخہ ۱۹ / جولائی ۲۰۰۱ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام طاہر احمد تجویز کیا گیا ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین (اعانت ۵۰ روپے)

(الحاج ڈاکٹر محمد عارف خان، محمد آباد گونڈا یو۔ پی)

درخواست دعا

خاکسار کی خوش گوار ازدواجی زندگی کیلئے اور اسی طرح بہتر ملازمت ملنے کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/70) (عاشق خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ نرگاؤں اڑیسہ)

ضرورت خادم مسجد

مسجد احمدیہ بنگلور کیلئے ایک دیندار اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے خادم مسجد کی فوری ضرورت ہے خادم مسجد کیلئے مسجد سے ملحقہ رہائش کی ہر ممکن سہولت ہے۔ انشاء اللہ معقول وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ خدمت گزار اگر شادی شدہ ہو تو بہتر ہوگا۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

M. SHAFIULLA Ameer Jamat Ahmadiyya
No. 1, 3rd cross wilsongardan Bangalore-27
Phone : 2246133, 2215305

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091).01872-20105

Vol - 50 Thursday, 6th Sept 2001 Issue No 36

تصاویر مساجد ہائے احمدیہ ہندوستان قسط نمبر ۶

نوٹ:- صوبائی امراء کرام، امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ اپنی جماعتوں کی مساجد کی تصاویر بلیک اینڈ وائٹ پوسٹ کارڈ سائز پر جلد ارسال فرمائیں۔ سن تعمیر اور مسجد کے مختصر تعارف کے ساتھ۔ تصویر کھنچواتے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے کہ تصویر میں آدمی نظر نہ آئیں۔ اور درمیان میں کوئی روک حائل نہ ہو اور مینار وغیرہ نمایاں نظر آئیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

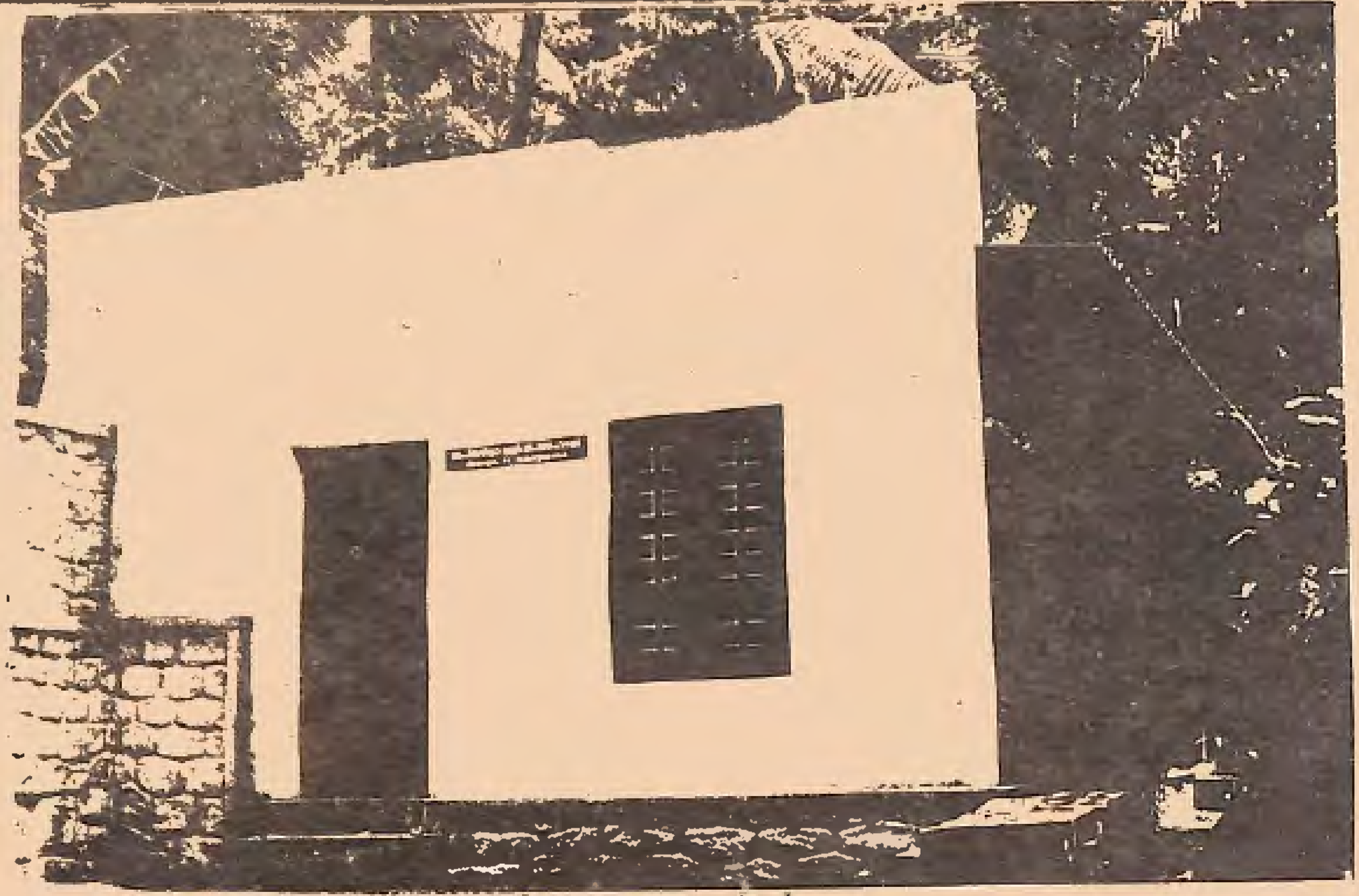

مسجد احمدیہ کوٹارہ کرہ (Kttarakkara) کیرلہ

مختصر سی جماعت نے ایک لاکھ روپے خرچ کر کے یہ چھوٹی سی خوبصورت مسجد تعمیر کی جس کا افتتاح مکرم A. P کنجامو صاحب صوبائی امیر کیرلہ نے 28 اکتوبر 2000 کو فرمایا۔

سیدوالا (پاکستان) میں مخالفین نے احمدیہ مسجد کو شہید کر کے آگ لگادی

"مجاہدین" تمام سامان لوٹ کر لے گئے (ترجمان جماعت احمدیہ)

ربوہ (پ۔ر) ضلع شیخوپورہ کے گاؤں سیدوالا میں مخالفین کے ایک ہجوم نے احمدیہ مسجد کو شہید کر کے آگ لگادی۔ ترجمان جماعت احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے مطابق 26 اگست کو رات ۸ بجے کے قریب اس گاؤں کے احمدی احباب اپنی مسجد میں ایک مذہبی تقریب کیلئے جمع تھے اس موقع پر مقامی پولیس نے آکر احمدیوں سے کہا کہ آپ لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہے اس لئے مسجد کو خالی کردیں چنانچہ احمدی احباب گھروں کو چلے گئے بعد ازاں گاؤں کے شرپسند عناصر ایک جلوس کی شکل میں اکٹھے ہو گئے اور احمدیہ مسجد کو مسمار کرنا شروع کر دیا اور پھر مسجد کو آگ لگادی۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق احمدیہ مسجد کو مکمل طور پہ شہید کر دیا اور پھر اس کے پنکھے لکڑی کے شہتیر دروازے کھڑکیاں اور دیگر سامان لوٹ کر لے گئے۔ اور بعد ازاں احمدیوں کے گھروں کا محاصرہ کرلیا اور اشتعال انگیز نعرہ بازی اور ان کو جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی جانے لگیں۔

اس پر ضلع شیخوپورہ کے ایس پی بھاری پولیس نفری کے ساتھ رات ۱۲ بجے کے قریب سیدوالا پہنچے اور ۲۸ احمدیوں کو حراست میں لے لیا پولیس کی طرف سے احمدی مردوں کو حراست میں لئے جانے کے بعد شرپسند عناصر اکیلی رہ جانے والی احمدی خواتین اور بچوں کے گھروں کے باہر کھڑے ہو کر اشتعال انگیز اور دھمکی آمیز نعرہ بازی کرتے رہے اور صبح کے وقت پھر اکٹھے ہو کر احمدیہ مسجد کے بچے کھچے حصوں کو شہید کرنا شروع کر دیا۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے سیدوالا میں احمدیہ مسجد کے ہونے والے اس نقصان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو ایسی اشتعال انگیز کارروائیوں کے خلاف بھرپور اقدامات کرنے چاہئیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷ اگست ۲۰۰۱)

حرارت دینی غیرت اور اسلامی حمیت کو للکار رہا ہے کیا اب بھی عاشقانِ رسولؐ اور پاسبان ختم نبوت کی رگ حمیت نہیں پھڑکے گی کہ وہ "أینقص الدین وانا حیٌّ" (دین میں کمی بیشی ہوتی رہے اور میں زندہ رہوں) کا نعرہ سرمدی لگاتے ہوئے سنت صدیقی پر عمل پیرا ہو جائیں"۔ (محمد انصار اللہ متعلم المعہد العالی الاسلامی۔ روزنامہ [redacted] حیدرآباد 23/01)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

قادیانیت کا سیلاب سر سے اوپر

"غلام احمد قادیانی سے پہلے بھی بہت سے مدعیان نبوت پیدا ہوئے لیکن ان کے بڑھنے اور پھیلنے سے پہلے سرفروشان اسلام نے ان کا کام تمام کر دیا اور انہیں ان کے انجام کار تک پہنچا دیا۔ فتنہ قادیانیت کے بڑھنے اور پھیلنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ اس کو وقت کی انگریز حکومت کی سرپرستی اور پشت پناہی حاصل رہی۔

آج بھی اس ناپاک فتنہ کی تمام سرگرمیاں یورپی ممالک کے زیر نگرانی اور عیسائی و یہودی تنظیموں کی رہنمائی میں انجام دی جاتی ہیں ان کا عالمی دفتر لندن میں واقع ہے جہاں اس کے موجودہ خلیفہ مرزا طاہر احمد ہتے ہیں یہ لوگ ٹیلی ویژن پر احمدی چینل کے نام سے اپنا مستقل چینل چلاتے ہیں اور پوری دنیا میں کفریہ نظریات اور باطل تعلیمات کی تشہیر و تبلیغ کرتے ہیں شروع میں ان کا ہیڈ کوارٹر قادیان (پنجاب) تھا لیکن ہندوستان کے اہل حق علماء نے ان کا ناطقہ تنگ کر دیا تھا اور ان کی تمام نشر و اشاعت اور تبلیغی و تشہیری مقاصد و عزائم کو قادیان محصور کر کے رکھ دیا تھا حتیٰ کہ بعض مرتبہ علماء حق نے ان سے قادیان میں مناظرے کئے جس کی وجہ سے اس فتنہ کے قائدین کے نیند حرام ہو گئی بالآخر تقسیم ہند کے بعد ان لوگوں نے اپنا آبائی مقام قادیان چھوڑ کر پاکستان میں ربوہ کو اپنے کفر و ارتداد کا عالمی مرکز بنایا۔ لیکن وہاں اس فتنہ کے خلاف علماء حق کی دن رات کوششوں نے وہاں بھی اس فتنہ کی بیخ کنی کی علماء حق کی پیہم جدوجہد کے نتیجہ میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس سے پہلے عالم اسلام کی نمائندہ تنظیم رابطہ عالم اسلامی نے اپنی عظیم الشان کانفرنس منعقدہ ۶ تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء مکۃ المکرمہ میں قادیانیت کو باطل مذہب قرار دے چکی تھی اور تمام اسلامی ملکوں سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا رابطہ عالم اسلامی کے اس فیصلہ کے بعد سعودی عرب قطر بحرین ابوظہبی اور دبئی وغیرہ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔۔۔

آج جب کہ اس فتنہ کا سیلاب سر سے اوپر ہو گیا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خود بھی قادیانیون کے کفریہ عقائد اور ان کی گمراہ تعلیمات سے واقف ہوں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اس سے واقف کرائیں اس کیلئے درج ذیل طریقے اپنائے جاسکتے ہیں۔

۱۔ خود اسلامی احکام اور دینی تعلیمات پر پوری پابندی سے عمل پیرا ہوں اور اپنے متعلق افراد کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کریں۔

۲۔ ہفتہ میں ایک دن اختلافی و فروعی مسائل میں الجھے بغیر کسی مستند و ماہر عالم دین یا صاحب علم شخصیت کے پاس بیٹھ کر اسلام کے بنیادی عقائد کا مذاکرہ کریں اور اچھی طرح جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

۳۔ دیہات و قریہ جات میں آپ کے جو بھی دوست و احباب اور عزیز و اقارب ہیں ان سے اپنا رابطہ بحال رکھیں اور ان کی مذہبی و دینی احوال کی خبر گیری کرتے رہیں۔

۴۔ جہاں بھی آپ کو ارتداد کی کوششوں اور سازشوں کا پتہ چلے آپ فوراً بلا کسی تاخیر کے اپنے قریبی معتبر اور مستند دینی ادارہ یا تنظیم یا کسی ذی اثر صاحب علم شخصیت کو مطلع کریں۔

انشاء اللہ ان امور کا لحاظ کرنے سے آپ اس ناپاک فتنہ ارتداد سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

فتنہ قادیانیت اس وقت عالم و غیر عالم کی تفریق و تمیز کے بغیر ہر ذی شعور اور حساس مسلمان کی ایمانی